REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

جلد ۲۳ — شمارہ ۴۲

ہفت روزہ **بدر** قادیان

ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری

نائب ایڈیٹر: جاوید اقبال اختر

شرح چندہ: سالانہ ۱۰ روپے — ششماہی ۵ روپے — ممالکِ غیر ۲۰ روپے — فی پرچہ ۲۵ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN.

۳۰ رمضان ۱۳۹۴ھ — ۱۷ اخاء ۱۳۵۳ ہش — ۱۷ اکتوبر ۱۹۷۴ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۴ اکتوبر (اخبار ۱۱ اکتوبر) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۹ اکتوبر کی لنڈن سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت وسلامتی۔ درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

قادیان ۱۴ اکتوبر۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع بیگمان بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ محترمہ بیگم صاحبہ کی طبیعت پہلے کی نسبت اچھی ہے البتہ کمزوری چل رہی ہے۔ احباب سیدہ محترمہ کی کامل شفایابی کیلئے دعا فرمائیں۔

● حضرت الحاج مولانا عبد الرحمان صاحب فاضل مع جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔

● رمضان کے آخری عشرہ میں مقررہ پروگرام کے مطابق نمازِ تراویح۔ درس الحدیث اور درس القرآن کا سلسلہ جاری رہا۔ ہفتہ زیرِ اشاعت مکرم مولوی محمد عمر علی صاحب، مکرم حکیم محمد دین صاحب، مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری نے درس دیا جبکہ آخری پانچ دنوں میں مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد آخری حصہ قرآن مجید کا درس دیکر قرآن کریم کا ایک دور پورا کر رہے ہیں مقامی احباب وخواتین ذوق شوق سے حصہ لیتے ہیں اللہ تعالیٰ سب کے لئے بابرکت فرمائے آمین۔

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام مذہبی عقیدوں کو حقیقت کے رنگ میں حل کر دکھایا

آنحضرتؐ کے طفیل اب ہم دوسری قوموں کی طرح قصہ گو نہیں ہیں بلکہ خدا کی نصرت ہمارے شاملِ حال ہے

مذہب اسلام ایک زندہ مذہب ہے اور اُس کا خدا زندہ خدا ہے

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام

(۱) "ہمیں بڑا فخر ہے کہ جس نبی علیہ السلام کا ہم نے دامن پکڑا ہے خدا کا اس پر بڑا ہی فضل ہے۔ وہ خدا تو نہیں مگر اُس کے ذریعہ سے ہم نے خدا کو دیکھ لیا ہے۔ اُس کا مذہب جو ہمیں ملا ہے خدا کی طاقتوں کا آئینہ ہے۔ اگر اسلام نہ ہوتا تو اس زمانہ میں اس بات کا سمجھنا محال تھا کہ نبوت کیا چیز ہے۔ اور کیا معجزات بھی ممکنات میں سے ہیں۔ اور کیا وہ قانونِ قدرت میں داخل ہیں؟ اس عُقدے کو اُس نبی کے دائمی فیض نے حل کیا۔ اور اُسی کے طفیل سے اب ہم دوسری قوموں کی طرح صرف قصہ گو نہیں ہیں بلکہ خدا کا نور اور خدا کی آسمانی نصرت ہمارے شاملِ حال ہے۔ ہم کیا چیز ہیں؟ جو اُس شکر کو ادا کر سکیں کہ وہ خدا ہے جو دوسروں پر مخفی ہے۔ اور وہ پوشیدہ طاقت جو دوسروں سے نہاں در نہاں ہے وہ ذو الجلال خدا محض اس نبی کریمؐ کے ذریعہ سے ہم پر ظاہر ہو گیا۔"

(چشمۂ معرفت صفحہ ۱۰۹ خاتمۃ الکتاب)

(۲) "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے یہ سب قصے (جو غیر قومیں بیان کرتی ہیں) حقیقت کے رنگ میں آ گئے۔ اب ہم نہ قال کے طور پر بلکہ حال کے طور پر اس بات کو خوب سمجھتے ہیں کہ مکالمۂ الٰہیہ کیا چیز ہوتا ہے۔ اور خدا کے نشان کس طرح ظاہر ہوتے ہیں۔ اور کس طرح دعائیں قبول ہو جاتی ہیں۔ اور یہ سب کچھ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے پایا ہے۔ اور جو کچھ قصوں کے طور پر غیر قومیں بیان کرتی ہیں وہ سب کچھ ہم نے دیکھ لیا۔ پس ہم نے ایک ایسے نبیؐ کا دامن پکڑا ہے جو خدا نما ہے۔"

(چشمۂ معرفت صفحہ ۲۸۸ و ۲۸۹)

(۳) "ایک عظیم الشان معجزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ہے کہ تمام نبیوں کی وحی منقطع ہو گئی اور معجزات نابود ہو گئے۔ اور اُن کی اُمت خالی اور تہی دست ہے۔ صرف قصے اُن لوگوں کے ہاتھ میں رہ گئے۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی منقطع نہیں ہوئی اور نہ معجزات منقطع ہوئے بلکہ ہمیشہ بذریعہ کاملینِ اُمت جو شرفِ اتباع سے مشرف ہیں ظہور میں آتے ہیں۔ اسی وجہ سے مذہب اسلام ایک زندہ مذہب ہے اور اس کا خدا زندہ خدا ہے۔"

(چشمۂ مسیحی صفحہ ۱۸ طبع اول)

خُلاصہ خطبہ جمعہ

فرمودہ ۲۰ ستمبر ۱۹۷۴ء

ربوہ ۲۱ تبوک (ستمبر) — کل ۲۰ تبوک ۱۳۵۳ ہش (مطابق ۴ رمضان المبارک ۱۳۹۴ ہجری ۲۰ ستمبر ۱۹۷۴ء) کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد اقصےٰ میں نمازِ جمعہ پڑھائی۔ خطبہ جمعہ کے آغاز میں حضور نے اس امر کا ذکر کرتے ہوئے کہ ماہِ رمضان اپنی تمام برکات کے ساتھ آگیا ہے۔ اس ماہِ مبارک کی عظیم الشان برکات کی ایک بنیادی وجہ پر اختصار لیکن بہت جامعیت کے ساتھ روشنی ڈالی۔ حضور نے فرمایا اِس ماہِ مبارک میں ہر قسم کی عبادات جمع کر دی گئی ہیں۔ اوّل تو روزے خود اپنی ذات میں بہت اہم عبادت اور مجاہدہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ پھر اس میں مالی قربانیاں بھی نسبتاً زیادہ کی جاتی ہیں۔ مزید برآں قرآنِ مجید کی تلاوت اور اس کے معارف کے حصول کے بارہ میں زیادہ تعہد اور شغف سے کام لیا جاتا ہے۔ نیز نوافل اور نمازِ تہجد کے التزام کے علاوہ ذکرِ الٰہی اور دعاؤں پر خاص زور ہوتا ہے۔ الغرض اِن ایام میں ہر قسم کی عبادات خاص تعہد اور التزام کے ساتھ بیک وقت بجا لائی جاتی ہیں۔ اسی لئے صوفیاء نے کہا ہے کہ رمضان میں تنویرِ قلب کے بہت سے سامان رکھے گئے ہیں جس سے کشف کا دروازہ کھلتا ہے اور قربِ الٰہی کی عظیم الشان نعمت میسر آتی ہے۔ اور انسان میں ذوق وشوق اور ولولۂ عشق کی کیفیت ترقی پذیر ہوتی ہے۔ اور یہی وہ عظیم الشان برکات ہیں جن سے رمضان کے دوران حقیقی مومن متمتع ہوتے ہیں۔ پس احباب کو رمضان کی عظیم الشان برکات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور دعائیں کرنی

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۲ پر)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۷ ر اخاء ۱۳۵۳ ہش

احمدیوں کو "اِسلام" کی دعوت!

جب سے پاکستان کی قومی اسمبلی نے ترمیمی بل کے ذریعہ احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے کا قانون پاس کیا ہے، ایسے ٹٹ پونجئے مولوی بھی جو اسلام سے بس واجبی حد تک واقف و آگاہ ہیں یا ایسے تھرڈ کلاس اخباروں کے مالک یا ان کے متعلقین جن کو اپنے ہی شہر کے دوسرے محلے میں کوئی جانتا بھی نہیں، اسلام کے عمائدین میں گنے جاکر احمدیوں کو "اِسلام" کی دعوت دینے لگے ہیں — العظمۃ للہ! والکبریاء لہ! انقلابات ہیں زمانے کے! وہی جماعت جو دنیا کے کونے کونے میں اس وجہ سے امتیازی شان رکھتی ہے کہ اس کے ذریعہ مذہب کی کس مپرسی کے اس زمانہ میں ساری دنیا میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا کام ٹھوس بنیادوں پر بڑی ہی کامیابی کے ساتھ جاری وساری ہے اور کوئی شخص بھی اس سے انکار نہیں کر سکتا۔ اسی طرح یہ بھی ایک مسلّمہ حقیقت ہے کہ اس برگزیدہ جماعت کی میدانِ تبلیغ و دعوت میں کامیابی و کامرانی کا یہ عالم رہا ہے کہ بیشتر افریقی ممالک میں مسیحیت کو اپنا بوریا بستر باندھ لینے کے سوا کوئی چارہ نہ رہا —!! اور اب جبکہ اخبار "نسخۂ دُنیا" دہلی کے ایک انکشاف کے ماتحت انہی مسیحی مشنریوں کی ایک بین الاقوامی سازش وقتی طور پر کامیاب ہوکر "اسلامی ملک" پاکستان کو دوست نما دشمن کے طور پر اسلام کے خلاف استعمال کر لیا گیا ہے۔ انہی مولویوں اور نام کے مسلم اخبار نویسوں کو یہ جرأت ہونے لگی ہے کہ احمدیوں کو "اِسلام" کی دعوت دیں —!!

ہم متعدد بار اس بات کی وضاحت کر چکے ہیں کہ کسی حکومت کی طرف سے محض قانون پاس کر دینے کے نتیجہ میں احمدیوں کے اُس عقیدہ پر چنداں اثر نہیں پڑ سکتا جو اُن کے نہاں خانۂ دل میں اسلام کی محبت اور اُس کے لئے فدائیت کے جذبات کے رنگ میں راسخ ہے۔

لیکن اس بات پر جب ہم ایک دوسرے پہلو سے غور کرتے ہیں تو یہی بات ہمارے لئے حیرت و استعجاب سے زیادہ ایک گونہ خوشی اور مسرت کا باعث بن جاتی ہے۔ اور وہ یہ کہ اس سے خدا تعالیٰ کی پاک کلام میں بتائی گئی ایک عظیم القدر علامت حضرت امام مہدی کے حق میں پوری ہوتی روزِ روشن کی طرح سامنے آجاتی ہے اور ساتھ کے ساتھ غیر احمدیوں کا ایک دیرینہ اعتراض بھی خود بخود حل ہو جاتا ہے۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ منجملہ اُن متعدد اعتراضات کے جو علماءِ زمانہ جماعتِ احمدیہ پر مدّت سے کرتے چلے آئے ہیں ایک یہ اعتراض بھی رہا ہے کہ احمدی اپنے پیشوا کو سورت صف کی پیشگوئی کا مصداق قرار دیتے ہوئے اُنہیں احمد رسول کہتے ہیں ہم نے بارہا اس کا یہ جواب دیا ہے کہ اس پیشگوئی کے اصل مصداق تو اوّلاً و بالذات حضرت رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں۔ لیکن حضور کی نیابت میں آنے والے مہدی کی پوزیشن میں ثانیاً و بالواسطہ یہ پیشگوئی حضرت بانی سلسلہ احمدیہ پر بھی صادق آتی ہے۔ ہماری طرف سے باوجود مدلّل جواب مل جانے کے غیر احمدی مولوی صاحبان برابر انکار پر اصرار کرتے چلے گئے۔ مگر اب جبکہ تمام دُوسرے اسلامی فرقے متحد ہوکر پاکستان میں حکومت کے سہارے پر احمدیوں کو محض ملکی قانون کے بل پر دائرۂ اسلام سے خارج قرار دے چکے تو یہی نام کے مسلمان احمدیوں کو دھمکی آمیز دعوتوں کے ذریعہ "اِسلام" کی "دعوت" بھی دینے لگے ہیں۔

بطور نمونہ ذیل میں ہندوستان کی دو اخباروں کے دو حوالے ملاحظہ ہوں:-

اوّل: پندرہ روزہ "ترجمان" دہلی جو "اہلحدیث" کا آرگن ہے اس نے ۱۵ ر ستمبر ۷۴ء کی اشاعت میں "سیاسی جائزہ" کے تحت "قادیانیت! آغاز و انجام" کا ذیلی عنوان دیکر پہلے تو پاکستان کی قومی اسمبلی کے فیصلہ کو دادِ تحسین ادا کی ہے۔ اور پھر دیگر تمام مذہبی اور سیاسی تنظیموں کی طرح (خواہ وہ پاکستان کی ہیں یا ہندوستانی مسلمانوں کی) اس زبردست معرکے کو سر کرنے کا سہرا اپنے ہی بزرگوں کے سر باندھنے کی کوشش کی ہے۔ اور آخر پر جماعتِ احمدیہ کو اسلام کی دعوت دیتے ہوئے لکھا ہے:-

"اِسلام کے دروازے آج بھی قادیانیوں کے لئے کھلے ہوئے ہیں۔ وہ اپنے اسلام دشمن عقیدہ سے تائب ہوکر پھر اسلام کے حصارِ عافیت میں داخل ہو سکتے ہیں۔"

(پندرہ روزہ ترجمان دہلی ۷۴/۹/۱۵ ص۱۱ کالم ۲)

لیجئے احمدیوں کو کھلے لفظوں میں اسلام کی دعوت بھی مل گئی —!!

اس کے بعد **دوسری** مثال بنگلور کے تیز طرار اخبار "نشیمن" مجریہ ۱۵ ر ستمبر ۷۴ء ہی کی ہے۔ جس نے اپنی مثالی کذب بیانی پر بنیاد رکھ کر یہ بے پر کی بھی اُڑائی ہے کہ

"پاکستان میں ایک لاکھ سے زیادہ قادیانی توبہ کر چکے ہیں اور داخلِ اسلام ہو چکے ہیں۔ باقی کے متعلق امید ہے کہ وہ بھی اسلام میں داخل ہو جائیں گے اور اپنے عقائد سے توبہ کر لیں گے۔ اگر ایسا نہیں ہوا تو قادیانیوں کو پاکستان ہی سے نکال دیا جائے گا۔"

اس بے پر کی خبر کا جو ذیلی عنوان ہفت روزہ مذکور نے دیا ہے وہ بھی قابلِ توجہ ہے۔ لکھا ہے:-

"توبہ اور قبولِ اسلام کا دروازہ بھی بند ہونے والا ہے"! دیکھا آپ نے! اسلام کی دعوت چھوڑ وہ تو احمدیوں پر اسلام کے قبول کرنے کا دروازہ تک بند کر دینے والے ہیں۔ اس سے بڑھ کر اور دھمکی کیا ہوگی؟

اللہ اکبر! کیا شان ہے خدا تعالیٰ کے پاک کلام قرآن کریم کی جس میں احمد رسول کی نسبت فرمایا کہ

"وَھُوَ یُدْعٰی اِلَی الْاِسْلَامِ"

کہ احمد رسول کو اسلام کی طرف دعوت دی جائے گی۔ اب بتائیے ان دونوں حوالوں کے بعد جب احمد رسول یا آپ کی جماعت کے افراد کو اسلام کی طرف دعوت دی جانے لگی۔ بلکہ پیش کردہ "اسلام" کو جلد از جلد قبول نہ کرنے کے بعد توبہ تک کے دروازے کے بند ہو جانے کی دھمکی بھی موجود ہے تو اس بارہ میں کونسا شبہ باقی رہا کہ احمد رسول کو اسلام کی دعوت نہیں دی گئی؟

اس واضح پس منظر میں علماء حضرات کو ہمارا چیلنج ہے کہ اگر اس پیشگوئی کی یہ صورت جو ابھی ہم نے احمدیہ جماعت پر چسپاں کر کے بیان کی ہے، اُن کے نزدیک درست نہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی من کل الوجوہ اس کے مصداق ہیں تو وہ بتائیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کب "اسلام" کی دعوت دی گئی؟ بھائیو! حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اسلام کی دعوت دینا درکنار آپؐ تو خود داعی الی الاسلام ہیں۔ کون مسلمان اس موٹی سی بات سے بے خبر ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی سے تو اسلام کا آغاز ہوا۔ آپؐ ہی کا لایا ہوا دین دنیا میں "اِسلام" کے نام سے پکارا گیا۔ آپؐ سے قبل اسلام نام کا کوئی بھی مذہب دنیا میں نہیں تھا —!! اس کے ساتھ یہ بات بھی قابلِ جواب ہے کہ آپؐ کی زندگی میں یا بعد کسی وقت بھی آپؐ کے مخالفوں کا آپ کو اسلام کی طرف دعوت دینا اپنے اندر معقولیت کی کوئی صورت رکھتا ہے؟ یہ ایسی موٹی بات ہے کہ ایک ادنیٰ عقل کا آدمی بھی بہ آسانی اسے سمجھ سکتا ہے —!!

اِس کے علاوہ دوسری تائیدی دلیل احمدیوں کے حق میں اسی سورت کی آیت ۱۰

هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَ دِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ وَ لَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ۔

سے ملتی ہے۔ کیونکہ اس کے بارہ میں تفسیر ابنِ جریر میں لکھا ہے:-

ھٰذا عند خروج المھدیؑ کہ آیتِ کریمہ میں دیگر ادیان پر اسلام کے غالب آجانے کا جو ذکر ہے یہ امام مہدی کے زمانہ میں ہوگا۔ پھر بحار الانوار، جو شیعوں کی حدیث کی کتاب ہے اس میں اسی آیت کے بارہ میں لکھا ہے:- نزلت فی القائم من اٰلِ محمّد۔ کہ یہ آیت آلِ محمدؐ کے القائم یعنی امام مہدی کے بارہ میں نازل ہوئی ہے۔ اور زیادہ لطف کی بات تو یہ ہے کہ شیعہ اصحاب کی ایک معتبر کتاب غایۃ المقصود جلد ۲ ص۱۲۳ میں یہاں تک لکھا ہے کہ

"مراد از رسول دریں جا امام مہدی موعود است۔" یعنی اس آیت میں جو رسول موعود ہے اس سے مُراد امام مہدی ہے۔

پس اہلِ سُنّت اور اہلِ تشیع دونوں گروہوں کے مذکورہ بالا ناقابلِ تردید حوالوں سے بھی یہ بات ثابت ہوگئی کہ سورۃ صف میں مذکور احمد رسول سے مراد امام مہدی ہی ہیں۔ اور اسی احمد رسول کی نسبت آیت ۸ میں یہ بتایا گیا ہے کہ اُسے "اِسلام" کی طرف دعوت دی جائے گی۔ اور اب جبکہ تمام مسلمان فرقوں نے متفقہ طور پر احمدیوں کو پہلے دائرۂ اسلام سے خارج بتایا اور اس کے بعد انہیں کھلے عام اسلام کی دعوت دینے لگے بلکہ اگر ان کی دعوت کو قبول نہ کریں تو بقول اخبار نشیمن بنگلور "توبہ کا دروازہ بھی بند ہو جانے" کی دھمکی موجود ہے۔ اس سے وہ تمام شبہات زائل ہو گئے جو امام مہدی کے احمد رسول کی پیشگوئی کا مصداق قرار پانے میں کئے جا سکتے ہیں۔

خیر یہ تو ہوئی احمدیوں کو اسلام کی دعوت دینے کے نتیجہ میں اندرونی اور بیرونی شہادت اس بات پر کہ فی الواقع **احمد رسول** کی وہ پیشگوئی جو سورۃ الصف میں بیان ہوئی ہے، اس کے مصداق فی الواقع حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ہیں جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نیابت میں اور آپؐ سے فیضِ روحانی حاصل کرنے کے نتیجہ میں اُمتی نبی کا منصب ملا۔ اس کے بعد کسی کی مرضی اس دعوے کو قبول کرے یا رد کر دے۔ سچی اور پکی بات وہی ہے جو ہم نے اُوپر بیان کر دی!!

اب ہم اس بات کے ایک دوسرے پہلو کی طرف اپنے قارئینِ کرام کی توجہ مبذول کرانا چاہتے ہیں۔ اور وہ پہلو بڑا ہی اہم اور ہر اُس شخص کی خصوصی توجّہ کا طالب ہے جو احمدیوں کو "اِسلام" کی دعوت دینے کا شوق یا جوش رکھتا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ فرض کے طور پر تسلیم کیا کہ احمدی، ان علماء اور داعیانِ اسلام کی دعوت الی الاسلام پر لبیک کہہ کر "مسلمان" ہونے کو تیار ہو جائیں۔ تو پہلے ہی مرحلہ پر یہ سوال پیدا ہوگا کہ یہ دعوت دینے والے پہلے یہ تو واضح کریں کہ کس اسلام کی وہ احمدیوں کو دعوت دینے چلے ہیں؟

(بقیہ دیکھئے ص۱۱ پر)

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نہ صرف ایسے شمس ہیں جو اپنی ذات میں روشن اور پُر انوار ہیں

بلکہ

خدا تعالیٰ نے آپ کے نور سے اکتساب کرنے کیلئے بعض قمر بھی پیدا کر دیئے ہیں

جو ہر زمانہ میں آپ کے نور کو دنیا میں پھیلاتے رہیں گے

سورۃ الشمس کی ابتدائی چار آیات کی لطیف تفسیر

(از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ)

تفسیر کبیر میں سورۃ الشمس کی ابتدائی چار آیات وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا ۝ وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا ۝ وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰهَا ۝ وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰهَا ۝ کی تفسیر بیان فرماتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :-

"ان چار آیات میں چار الگ الگ زمانوں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا

میں اللہ تعالیٰ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو پیش کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ ہم سورج کو تمہارے سامنے بطور مثال پیش کرتے ہیں۔ جب تک

اپنی ذات میں چمکنے والا وجود

دُنیا میں نہ آئے بالخصوص ایسے زمانہ میں جب نور بالکل مٹ چکا ہو۔ اُس وقت تک دُنیا کبھی ترقی کی طرف اپنا قدم نہیں اُٹھا سکتی۔ جیسے بُجھی ہوئی آگ ہو تو اُس سے دوسری آگ روشن نہیں ہو سکتی۔ یا بُجھا ہُوا دیا ہو تو اس سے دُوسرا دیا روشن نہیں ہو سکتا۔ ری فلیکٹر اسی وقت فائدہ دیتا ہے جب نُور موجود ہو۔ مثلاً اگر لیمپ جل رہا ہو اور اس پر ری فلیکٹر لگا دیا جائے تو بے شک اس کی روشنی دُور تک پھیل جائے گی۔ یا جیسے بیٹریوں کی روشنی بہت معمولی ہوتی ہے لیکن اوپر کا شیشہ جو ری فلیکٹر کے طور پر لگا ہُوا ہوتا ہے اُس کی مدھم روشنی کو بھی دُور تک پھیلا دیتا ہے اگر اس شیشہ کو تم نکال دو تو بیٹری کی روشنی آدھی سے بھی کم رہ جائے گی۔ بہرحال ری فلیکٹر اسی صورت میں کام آ سکتا ہے جب نُور موجود ہو، روشنی اپنی کسی نہ کسی شکل میں قائم ہو لیکن اگر نُور مٹ چکا ہو، تمام روشنیاں گُل ہو چکی ہوں تو اُس وقت ایسا ہی وجود کام آ سکتا ہے جو ذاتی طور پر اپنے اندر روشنی رکھتا ہو۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہم تمہارے سامنے سُورج کو پیش کرتے ہیں جو اپنے اندر

ذاتی روشنی

رکھتا ہے اور جو ظلمتوں کو دُور کرنے کا سب سے بڑا ذریعہ ہوتا ہے۔ اس کے بعد روشنی کا دوسرا ذریعہ چاند ہوتا ہے اور وہ بھی ایسی حالت میں جب وہ سُورج کے سامنے آجاتا ہے۔ اس وقت وہ بھی دُنیا کو اپنی شعاعوں سے منوّر کر دیتا ہے۔

یہ دو ذرائع ہیں

جو دُنیا میں انتشارِ نور کے لئے کام آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان مثالوں کو کفارِ مکّہ کے سامنے پیش کرتا ہے اور فرماتا ہے تم اچھی طرح سوچ لو کیا تمہارے پاس ان دونوں ذرائع میں سے کوئی ایک بھی ذریعہ موجود ہے، کیا تمہارے پاس کوئی شمس ایسا ہے جو اپنے اندر ذاتی روشنی رکھتا ہو؟

شمس سے مُراد

وہ وقت ہوتا ہے جب شریعت لانے والا وجود براہِ راست دُنیا کو فائدہ پہنچا رہا ہو۔ پھر فرماتا ہے اگر کسی شمس کو تم پیش نہ کر سکو تو تم یہ بھی کہہ سکتے ہو کہ گو شمس ہم میں موجود نہیں مگر اس سے اکتسابِ نور کر کے ایک چاند ہم کو منوّر کر رہا ہے بہرحال دو ہی چیزیں دُنیا کو منوّر کر سکتی ہیں۔ یا تو ذاتی روشنی رکھنے والا کوئی وجود ہو اور اگر اس کی روشنی دُور چلی جائے تو پھر اس کے بالمقابل آجانے والا کوئی ری فلیکٹر جو اس کی روشنی کو جذب کر کے دوسروں تک پہنچا دے۔ ان دو صورتوں کے علاوہ روشنی حاصل کرنے کی اور کوئی صورت نہیں۔ اسی قاعدہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے مکّہ والو! تمہیں تو ان دو حالتوں میں سے کوئی حالت بھی نصیب نہیں۔ مثلاً

پہلی چیز

یہ ہوتی ہے کہ شریعت موجود ہو مگر تمہاری یہ حالت ہے کہ تمہارے پاس نہ نوحؑ کا قانون ہے نہ ابراہیمؑ کا قانون ہے۔ نہ کسی اور نبی کا قانون ہے۔ اور جب تمہارے پاس کوئی قانون ہی نہیں تو تم اپنے متعلق کیا امید کر سکتے ہو۔ اور کس طرح اس غلط خیال پر قائم ہو کہ تمہارے باپ دادا کی بُجھی ہوئی روشنیاں تمہارے کام آجائیں گی۔ تمہاری حالت تو ایسی ہے کہ تمہیں لازمی طور پر ایک

شارع نبی

کی ضرورت ہے۔ کیونکہ ساری شریعتیں تم میں مفقود ہیں اور جبکہ سب کی سب شرائع مفقود ہو چکی ہیں تو اب ضروری ہے کہ کوئی شمسِ ہدایت آئے جو ان تاریکیوں کو اُجالے سے بدل دے جب تک ایسا وجود نہیں آتا جو اپنے اندر ذاتی طور پر روشنی رکھنے والا ہو اُس وقت تک پُرانے لیمپ جو بُجھ چکے ہیں تمہارے کسی کام نہیں آ سکتے۔

روشنی کے حصُول کی دوسری صُورت

یہ ہوتی ہے کہ قمر ظاہر ہو جائے۔ مگر قمر بھی اُسی وقت مفید ہو سکتا ہے جب شمس تو موجود ہو مگر لوگوں کی نظروں سے اوجھل ہو جائے۔ اس کے بغیر وہ کسی کام نہیں آ سکتا۔ اگر تم یہ کہو کہ ہم قمر سے فائدہ اٹھا لیں گے تو یہ بھی غلط ہے کیونکہ تم میں کوئی شریعت موجود نہیں کہ غیر شریعت والا کوئی قمر ظاہر ہو جائے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے زمین کی اس حالت کو پیش کیا ہے جب وہ نہار پیدا کر دیتی ہے اور آخر میں اس حالت کو رکھا گیا ہے جب زمین سُورج سے پیٹھ موڑ کر لوگوں کے لئے لیل پیدا کر دیتی ہے۔

ان آیات میں اسلام کے دو اہم زمانوں کی طرف نہایت ہی بلیغ انداز میں اشارہ کیا گیا ہے وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا میں تو

اِسلام کی غرض

کو واضح کیا ہے۔ اور بتایا ہے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم اپنی ذات میں چمکنے والے سُورج ہیں۔ جوں جوں یہ سورج طلوع کرتا جائے گا وہ نُور جو ذاتی طور پر سُورج کے اندر موجود ہے زمین میں پھیلتا چلا جائے گا۔ چنانچہ دیکھ لو قرآن جو آج ہمارے ہاتھوں میں ہے یہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے نفسِ مطہّر سے ہی نکل کر آیا ہے۔ خدا نے اس عظیم الشان کلام کے نزول کے لئے آپ کو چُنا اور پھر آپ کے ذریعہ یہ کلام ہمارے ہاتھوں تک پہنچا۔ وہ تفصیلات جو قرآن کریم میں بیان ہوئی ہیں اور وہ

غیر متبدّل تعلیمات

جن کو اسلام نے پیش کیا ہے خواہ وہ تزکیۂ نفوس سے تعلق رکھتی ہوں یا سیاسی اور تنظیمی تعلیمات ہوں یا اخلاقی اور اقتصادی تعلیمات ہوں بہرحال وہ سب کی سب

محمد صلے اللہ علیہ وسلم

کے سینہ سے نکل کر ہم تک پہنچی ہیں۔ پس آپ وہ شمس تھے جن کی ضحٰی اپنی ذات میں آپ کی صداقت کی ایک بہت بڑی دلیل تھی۔ دُنیا خواہ آپ کو مانے یا نہ مانے۔ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ دُنیا قرآن کریم کو بند کر کے رکھ دے اور کہے کہ قرآن کریم کے مضامین بالکل خراب ہیں پھر بھی

جبتک قرآن دُنیا میں موجود ہے

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ضحٰی دُنیا میں موجود رہے گی۔ جب دن کے وقت ایک شخص اپنے کمرے کے دروازے بند کر کے اندر بیٹھ رہتا ہے یا جب زمین چکر کھا کر سُورج کو لوگوں کی نگاہ سے اوجھل کر دیتی ہے اس وقت سُورج کا وجود غائب تو نہیں ہو جاتا۔ سُورج بہرحال موجود ہوتا ہے۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ زمین اس سے اپنی پیٹھ موڑ لے۔ یا کوئی شخص

اپنے کمرہ کے دروازے بند کرکے اُس کی روشنی کو اندر داخل نہ ہونے دے۔ اِسی طرح وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا میں بتایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ضُحٰی والے وجود ہیں چاہے تم اس نور سے فائدہ اُٹھاؤ یا نہ اُٹھاؤ۔ اُن کا نور بہرحال ظاہر ہوتا چلا جائیگا۔ یہاں تک کہ دنیا ایک دن تسلیم کرے گی کہ آپ حقیقت میں

رُوحانی سُورج

تھے۔ پس دُنیا انکے سامنے آئے یا نہ آئے اسکا کوئی سوال نہیں۔ دنیا اس شمس کے سامنے آئے گی تو منور ہو جائے گی، اور اگر نہ آئے گی تو یہ شمس بہرحال شمس ہے۔ اس کی ضحٰی پر اس بات کا کوئی اثر نہیں ہو سکتا کہ لوگوں نے اس کی طرف سے اپنی پیٹھ موڑ لی ہے۔

فرض کرو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک آدمی بھی ایمان نہ لاتا تو اس سے کیا ہو سکتا تھا۔ جو روحانی اور اخلاقی تعلیمات آپؐ نے دی ہیں، جو سیاسی تعلیمات آپ نے دی ہیں، جو اقتصادی تعلیمات آپ نے دی ہیں، جو عائلی تعلیمات آپ نے دی ہیں، جو تمدنی تعلیمات آپ نے دی ہیں، جو علمی تعلیمات آپ نے دی ہیں اُن سے بہرحال آپکا شمس ہونا ظاہر ہو جاتا۔ جب ایک وجود کو خدا تعالیٰ نے شمس بنا کر بھیجا تو خواہ مکہ والے آپ پر ایمان نہ لاتے۔ اہلِ عرب آپ کو سچا تسلیم نہ کرتے وہ یہ تو کہہ سکتے تھے کہ اس شمس سے نہار پیدا نہیں ہوا۔ دُنیا نے اس سُورج سے روشنی اخذ نہیں کی۔ مگر وہ یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ شمس، شمس نہیں تھا۔ جب ایک شخص

نئی شریعت

لاتا ہے تو خواہ ہزار سال کے بعد لوگ اُسے مانیں۔ بہرحال اُس کا شمس ہونا پہلے دن سے ہی ثابت ہوتا ہے۔ یہ تو ہم کہیں گے کہ دنیا اُس کے سامنے دو سو سال کے بعد آئی یا ہزار سال کے بعد آئی مگر یہ نہیں کہیں گے کہ وہ شمس اپنی ذات میں ایک روشن وجود نہیں تھا پس وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا میں بتایا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم اپنی ذات میں ایسا نور رکھتے ہیں کہ تم چاہے مانو یا نہ مانو اُن کا کچھ بگڑ نہیں سکتا۔

پھر فرماتا ہے

وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا

یعنی آپ کے بعد بعض اور وجود بھی آئیں گے جو قمر کی حیثیت رکھیں گے۔ یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ صرف مستقل شمس ہیں جو اپنی ذات میں روشن اور پُر انوار ہیں بلکہ خدا تعالیٰ نے آپ کے نور سے اکتساب کرنے کے لئے بعض قمر بھی پیدا کر دیئے ہیں جو ہر زمانہ میں ان کے نور کو دنیا میں پھیلاتے رہیں گے۔ گویا اوّل تو یہ اپنی ذات میں سورج ہے پھر یہ ایسا سورج ہے جس کے لئے خدا تعالیٰ نے پے در پے قمر بھی پیدا کر دیئے ہیں۔ اگر لوگ اس

سُورج کی طرف سے اپنا مُنہ موڑ لیں گے تو خدا تعالےٰ پھر بھی اُنہیں بھاگنے نہ دے گا۔ اس کے مقابل پر

ایک چاند

آکھڑا ہوگا۔ اور اس سے روشنی اخذ کر کے دُنیا پر پھینکنے لگے گا۔ اور اس طرح پھر دُنیا اس کے نور سے حصّہ لینے لگے گی۔

اگر تم زمین، سورج اور چاند کو آدمی سمجھ لو تو

تمثیلی رنگ میں

یہ کہا جا سکتا ہے کہ زمین جب رُوٹھ کر سورج سے اپنا مُنہ پھیر لیتی ہے تو چاند کہتا ہے تم اس سے بھاگ کر کہاں جاتی ہو میں اُس سے نُور حاصل کر کے تم پر ڈال دُوں گا۔ غرض بتایا کہ دُنیا خواہ پیٹھ پھیر لے، خواہ وہ اِس شمسِ رُوحانی سے مُنہ موڑ لے پھر بھی اِس سُورج سے اکتساب نور کرتے ہوئے ایسے قمر دنیا میں بھیجے جائیں گے جو پھر ظلمت کدۂ عالم کو

بقعۂ نُور

بنا دیں گے اگر کوئی قمر نہ ہوتا اور دُنیا اپنی پیٹھ سُورج کی طرف پھیر دیتی تو لازماً تاریکی ہی تاریکی ہو جاتی۔ اُجالا ہونے کی کوئی صورت نہ ہوتی یہی وجہ ہے کہ جب بھی کوئی شارع نبی آیا دُنیا نے کچھ عرصہ کے بعد اُس سے اپنا مُنہ موڑ لیا اور تاریکی وظلمت کے بادل اُس پر چھا گئے۔ مگر فرمایا محمد صلے اللہ علیہ وسلّم ایسے نبی نہیں یہ وہ شمس ہیں جس کے پیچھے قمر لگے ہوئے ہیں۔ یہ وہ معشوق ہے جس کے عاشق اُس کے گرد چکر لگاتے رہتے ہیں۔ دُنیا اگر رُوٹھیگی تو قمر اُس کو روشنی پہنچانے کے لئے ظاہر ہو جائیں گے۔

وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰهَا

میں بتایا کہ ہمارا یہ سُورج صرف اپنی ذات میں ہی روشنی نہیں رکھتا بلکہ ایک زمانہ آئے گا جبکہ دُنیا بھی اس سے روشنی لے لیگی۔ اس جگہ نہار سے مراد زمانۂ نبویؐ نہیں بلکہ

نہار سے مُراد

بعد کا زمانہ ہے جب سُورج تو نہ ہوگا مگر دن کا وقت سُورج کو لوگوں کی آنکھوں کے سامنے لاتا رہے گا۔ یہاں تک کہ رات آجائے گی۔ اور وہ اُسے ڈھانپ لے گی اور ایک بار دُنیا پھر معلوم کر لے گی کہ سُورج کے بغیر گذارہ نہیں اور اُس سے دُوری خسران وتباہی کا موجب ہے اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے

جسمانی اور رُوحانی سُورج میں ایک فرق

بتایا ہے جسمانی سُورج تو جب تک موجود رہتا ہے دن چڑھتا رہتا ہے۔ اور جب وہ نظروں

سے اوجھل ہو جاتا ہے رات آجاتی ہے لیکن رُوحانی سُورج کی روشنی اُس کے غائب ہونے کے بعد بڑھنی شروع ہوتی ہے۔ گویا دنیوی دن تو سُورج کے ہوتے ہوئے چڑھتا ہے۔ لیکن رُوحانی دن سُورج کے غائب ہونے کے بعد اپنے کمال کو پہنچتا ہے۔ چنانچہ دیکھ لو قرآن اور احادیث نے ساری دنیا کو منوّر کیا۔ مگر اس وقت جب رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وفات پا چکے تھے۔ جب روحانی سورج لوگوں کی نظروں سے غائب ہو چکا تھا۔ یہ رُوحانی اور جسمانی سُورج میں ایک نمایاں فرق ہے جسمانی سُورج کا دن اُس وقت چڑھتا ہے جب سُورج نکلتا ہے۔ مگر رُوحانی سُورج کا دِن اُس وقت کمال کو پہنچتا ہے جب وہ غائب ہو جاتا ہے۔

جسمانی سُورج کے طلوع ہونے پر لوگ خوشیاں مناتے ہیں۔ لیکن جب روحانی سُورج طلوع کرتا ہے تو لوگ

مخالفت کا ایک طُوفان

بپا کرتے ہیں۔ کوئی گالی نہیں ہوتی جو اُسے نہ دی جائے، کوئی الزام نہیں ہوتا جو اس کے متعلق تراشا نہ جائے۔ ہر کوشش کا ماحصل یہی ہوتا ہے کہ کہیں اس سُورج کی ضیاء دُنیا میں نہ پھیل جائے۔ مگر جب وہ سُورج دُنیا کی جسمانی نظروں سے غائب ہو جاتا ہے تو اُس کی روشنی بڑھنے لگتی ہے۔ اور لوگ یہ کہنا شروع کر دیتے ہیں کہ وہ بڑا اچھا آدمی تھا۔ ہم بھی اُسے مانتے ہیں۔ ہم بھی اس پر ایمان لاتے ہیں۔

یہی اثر تھا جس نے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

کو ایک دفعہ ایسا رُلایا کہ میدہ کے نرم نرم پھلکے کا ایک لقمہ تک اُن کے گلے سے نیچے اُترنا مشکل ہو گیا۔ جب کسریٰ کو شکست ہوئی اور مالِ غنیمت مسلمانوں کے ہاتھ آیا تو اُن میں کچھ ہوائی چکیاں بھی تھیں۔ جن سے باریک آٹا پیسا جاتا تھا۔ اس سے پہلے مکّہ اور مدینہ کے رہنے والے سل بٹہ پر دانوں کو پیس لیا کرتے اور پھونکوں سے اس کے چھلکے اُڑا کر روٹی پکا لیا کرتے تھے جب مدینہ میں ہوائی چکیاں آئیں اور اُن سے باریک میدہ تیار کیا گیا تو

حضرت عُمر رضی اللہ عنہ

نے حکم دیا کہ پہلا آٹا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں پیش کیا جائے تاکہ سب سے پہلے آپ ہی اس آٹے کی نرم نرم روٹی کھائیں۔ چنانچہ آپ کے حکم کے مطابق وہ آٹا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں پیش ہوا۔ آپ نے ایک عورت کو دیا کہ وہ اُسے گوندھ کر روٹی تیار کرے۔ جب میدہ کے گرم گرم اور نرم نرم پھلکے تیار کر کے آپ کے سامنے لائے گئے تو آپ

نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے ایک لقمہ توڑا اور اپنے مُنہ میں رکھ لیا۔ مگر وہ لقمہ ابھی آپ نے اپنے مُنہ میں ڈالا ہی تھا کہ آپ کی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو گرنے لگے۔ دیکھنے والی عورتیں حیران رہ گئیں کہ آپ کے آنسو کیوں گرنے لگے ہیں۔ چنانچہ کسی نے آپ سے پوچھا خیر تو ہے کیسی عمدہ اور نرم روٹی ہے اور آپ کے گلے میں پھنس رہی ہے؟ انہوں نے جواب دیا، میرے گلے میں یہ روٹی اپنی خشکی کی وجہ سے نہیں پھنسی بلکہ اپنی نرمی کے باعث پھنسی ہے۔ رنج کے واقعات نے مجھے رنجیدہ نہیں کیا بلکہ خوشی کی گھڑیوں نے مجھے افسردہ بنا دیا ہے۔ ایک زمانہ تھا جب

محمد صلے اللہ علیہ وسلم

ہم میں موجود تھے۔ اُنہی کی برکت سے آج یہ نعمتیں ہمیں میسّر ہیں۔ مگر آپ کا یہ حال تھا کہ مدتوں گھر میں آگ نہیں جلتی تھی۔ اور اگر روٹی پکتی بھی تو اس طرح کہ ہم سِل بٹّہ پر غلّہ پیس لیا کرتے اور پھونکوں سے اس کے چھلکے اُڑا کر روٹی پکا لیا کرتے۔ مجھے خیال آتا ہے کہ یہ نعمتیں جس کے طفیل ہمیں میسّر آئی ہیں وہ تو آج ہم میں نہیں کہ ہم یہ نعمتیں اُس کے سامنے پیش کرتے اور دولتیں اس کے قدموں پر نثار کرتے۔ لیکن ہم جن کا ان کامیابیوں کے ساتھ کوئی بھی تعلق نہیں ان نعمتوں سے فائدہ اُٹھا رہے ہیں۔ یہ خیال تھا جس نے مجھے تڑپا دیا اور جس کی وجہ سے میدے کا نرم نرم لقمہ بھی میرے گلے میں پھنس گیا۔ تو

رُوحانی عالم

میں یہی قانون جاری ہے کہ نہار اس وقت ظاہر ہوتا ہے جب سورج نگاہوں سے اوجھل ہو جاتا ہے۔

غرض اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰهَا کہ ہم دن کو پیش کرتے ہیں جب وہ سُورج کو ظاہر کر دے گا۔ سُورج سامنے نہیں ہوگا مگر دن اس بات کا ثبوت ہوگا کہ سُورج ضرور چڑھا تھا۔ چنانچہ دیکھ لو ابوبکرؓ اور عمرؓ کے زمانہ میں

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت

جس طرح ظاہر ہوئی اور اسلام کی دھاک دُنیا کے قلوب پر بیٹھی یہ ظہور رسُول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے نہیں ہوا۔ غرض رُوحانی اور جسمانی دن میں یہ فرق ہے کہ جسمانی دن کے وقت سُورج موجود ہوتا ہے مگر رُوحانی نہار کا زمانہ وہ ہوتا ہے جب جسمانی طور پر سُورج غائب ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے

"الوصیّت"

میں اپنی وفات کی خبر دیتے ہوئے جماعت کو نصیحت

فرمائی ہے کہ تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے سامنے بیان کی ہے غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے

دُوسری قدرت

کا بھی دیکھنا ضروری ہے۔ اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے۔ کیونکہ وہ دائمی ہے۔ جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور وہ دوسری قدرت آ نہیں سکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن جب میں جاؤں گا تو خدا تعالیٰ اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا۔ جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے۔ بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں۔ قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا۔ سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو

دائمی وعدہ کا دن

ہے۔

وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشٰهَا

پھر فرماتا ہے تیری امت پر ایک وہ زمانہ بھی آنے والا ہے جب سورج سے وہ اپنا منہ موڑے گی۔ اور نہار کی بجائے لیل کا زمانہ اس پر آجائے گا۔ بجائے اس کے کہ

اُمتِ محمدیہ کے افراد

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام پر عمل پیرا رہیں۔ وہ آپ کے مقام کو بھول جائیں گے۔ آپ کے احکام کو فراموش کر دیں گے اور عیاشیوں میں مبتلا ہو کر شیطانی راستوں کو اختیار کر لیں گے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا۔ خواہ تم ہم کو بھول جاؤ ہم تمہیں نہیں بھول سکتے۔ خواہ تم ہم سے روٹھ جاؤ۔ ہم تمہیں نہیں چھوڑ سکتے۔ چنانچہ جب رات ان پر چھا جائے گی۔ اور دنیا بزبانِ حال ایک سورج کا مطالبہ کر رہی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ پھر ایک چاند کو جو سورج کا قائمقام ہوتا ہے چڑھا دے گا۔ اور وہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے روشنی لے کر اسے ساری دنیا میں پھیلا دے گا۔

غرض اللہ تعالیٰ نے والشمس وضحٰھا والقمر اذا تلٰھا میں اس حقیقت کو بیان فرمایا ہے کہ

بعض انفاس ؂

اپنے اندر ذاتی فضیلت رکھتے ہیں اور وہ دنیا کو چمکا دیتے ہیں اور دراصل ایسے ہی وجود دنیا کی اصلاح کی قوت اپنے اندر رکھتے ہیں۔ اس کے بالمقابل بعض انفاس قمری حالت رکھتے ہیں۔ اور اسی وقت دنیا کی ہدایت کا موجب ہوتے ہیں۔ جب وہ سورج کے پیچھے آتے ہیں یعنی ان کا نور ذاتی نہیں بلکہ مکتسب ہوتا ہے۔ ان دونوں حالتوں کو اللہ تعالیٰ نے بطور شاہد پیش کیا ہے۔ اور بتایا ہے کہ

اصلاحِ عالم

بغیر ان دو قسم کے وجودوں کے نہیں ہو سکتی یا نفسِ کامل یا متبعِ کامل۔ نفسِ کامل وہ ہے جس کا ذکر والشمس وضحٰھا میں آتا ہے ؂

جب تک ان دونوں صفات میں سے کوئی ایک صفت موجود نہ ہو کوئی شخص اصلاح کا فرض سر انجام نہیں دے سکتا۔ یا تو اصلاح کا کام وہ شخص کر سکتا ہے جو شمس ہو۔ اور اللہ تعالیٰ نے اسے اس غرض کے لئے پیدا کیا ہو کہ وہ شریعت لائے اور یا پھر وہ ایسا

متبعِ کامل

ہو کہ اپنے متبوع کے نور کو لے کر اس غرض کو پورا کر دے جس کے لئے اسے دنیا میں بھیجا گیا تھا۔ گویا اصل غرض شریعت سے ہوتی ہے۔ جب شریعت لفظی موجود نہیں ہوتی۔ اس وقت نفسِ کامل کے ذریعہ دنیا میں شریعت کو نازل کیا جاتا ہے۔ اور جب شریعت لفظی ناقص نہیں ہوتی صرف عمل مفقود ہوتا ہے ؂

اس وقت ظلی طور پر وہ شریعت دوبارہ متبعِ کامل پر نازل کی جاتی ہے۔ اور وہ دنیا پر قیامِ شریعت کا فرض ادا کرتا ہے۔

؂ اور متبعِ کامل وہ ہے جس کا ذکر والقمر اذا تلٰھا میں آتا ہے۔

پاکستان میں احمدیوں پر مظالم کا سلسلہ بدستور جاری ہے

سوشل بائیکاٹ۔ آتش زنی۔ لوٹ کھسوٹ اور قتل و غارت کے واقعات کی

لرزہ خیز تازہ رپورٹ

قادیان ۱۷ اکتوبر باوجودیکہ پاکستان کی قومی اسمبلی ایک ترمیمی بل کے ذریعہ اپنے یہاں کے عوام کی خواہش کو پورا کرتے ہوئے۔ احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا سراسر ظالمانہ قانون پاس کر چکی ہے۔ اور اس پر ایک ماہ سے زائد وقت گذر چکا ہے۔ لیکن احمدیوں کے خلاف عوام کے دلوں میں بھڑکائی گئی عداوت اور دشمنی کی آگ تاحال برابر سُلگ رہی ہے جس سے اٹھ رہے مہیب شعلے کبھی ایک حصہ ملک میں اور کبھی دوسرے حصہ میں بے بس احمدیوں کو اپنی لپیٹ میں لے رہے ہیں۔ درانحالیکہ قانون کے محافظ اور حکومت کی مشینری بیرونی دنیا کی آنکھوں میں دھول ڈالنے کے لئے اس بات کا ڈھنڈورہ پیٹ رہی ہے کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان میں اقلیتوں کی جان مال کی پوری طرح حفاظت کی جا رہی ہے اور ان کے آئینی حقوق بالکل محفوظ ہیں ۔۔۔!! ذیل میں تازہ ترین موصولہ اطلاعات کا خلاصہ درج کیا جاتا ہے۔ اس سے پاکستانی پروپیگنڈا کا علم ہو جاتا ہے

سرگودھا میں تازہ ظلم

مغربی پنجاب کے مشہور شہر سرگودھا کی نسبت ۵ اکتوبر کو پاکستان ریڈیو نے جو مبہم سی خبر نشر کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ کی کسی کارروائی کرنے کا ڈھنڈورا پیٹا اس خبر کی اہمیت سے کسی قدر پردہ اٹھنے سے آل انڈیا ریڈیو کا قیاس درست ثابت ہوا کہ یہ خبر احمدی فرقہ کے افراد کے غیر معمولی نقصانات سے متعلق معلوم ہوتی ہے چنانچہ لنڈن مشن کے توسط سے ۵ اکتوبر کی مرسلہ مختصر اطلاع مظہر ہے کہ

سرگودھا میں احباب جماعت احمدیہ کی پندرہ سے زائد دکانیں یا مکانات لوٹے گئے ہیں یا جلا دئیے گئے ہیں۔ ان میں ظفر بکڈپو قریشی محمود الحسن صاحب کا مکان۔ ڈاکٹر عبد اللطیف صاحب کی دکان ھوبدار صاحب کا مکان۔ خواجہ فاضل صاحب کا مکان۔ مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ کی کوٹھی شامل ہے۔

بھیرہ ضلع سرگودھا :۔ اسی طرح تازہ ترین اطلاعات کے مطابق بھیرہ خاص کی مسجد کے دروازے کھڑکیاں توڑ کر جلا دئیے گئے۔ لائبریری کو بھی جلا دیا گیا۔ ڈاکٹر صدیقی صاحب کی ڈسپنسری کے دروازے بھی توڑ کر آگ لگا دی گئی۔

ملک سے آمدہ خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ پھر وہی حالات پیدا ہو رہے ہیں جو جون کی ابتداء میں تھے۔

گنمبری :۔ ۱۰ اکتوبر کو کنمبری (سندھ) میں ۱۴ احمدیوں کی دکانیں جلا دی گئیں اور ایک احمدی شہید کر دئیے گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

مختلف مقامات میں مظالم کی تفصیلی رپورٹ

مورخہ ۹/۴ تا ۹/۱۸ ۔۔

چنیوٹ :۔ (۱) یہاں کے حالات ابھی تک ایسے نہیں کہ وہاں احمدی جا کر آباد ہو سکیں اس لئے بہت سے احمدی ابھی تک ربوہ میں مقیم ہیں۔

۲۔ احمدیوں کی دونوں مساجد ابھی تک غیر احمدیوں کے قبضہ میں ہیں

۳۔ ۹/۱۳ کو یہاں مولوی منظور احمد نے خطبہ جمعہ میں کہا کہ احمدیوں کو پکڑ پکڑ کر اپنے عقائد سے منحرف ہونے کے لئے مجبور کریں۔

۴۔ غفور آباد (نزد چنیوٹ) میں ناساعد حالات کی وجہ سے احمدی نمبردار کو چلے جانے کے بعد ... نے ان کے متعلق اوپر رپورٹ دی ہے کہ وہ دیہات میں رہتا نہیں ہے۔ اس لئے احمدی کی بجائے کسی اور کو نمبردار بنایا جائے

سرگودھا :۔ (۱) ۹/۸ کو کلیانوالہ ... میں ایک جلوس نکالا گیا۔ جس میں تقریباً ۱۵۰ غنڈے شامل ہوئے اور یہ جلوس ایک احمدی کے مکان تک شور مچاتا ہوا گیا

(۲) ایک احمدی ڈاکٹر اپنے بچوں کو سکول داخل کروانے کے لئے گئے۔ ہیڈ ماسٹر نے کہا کہ مذہب کے خانہ میں "غیر مسلم" لکھو۔ انہوں نے کہا میں تو احمدی لکھوں گا۔ اس پر ہیڈ ماسٹر نے بچوں کو داخل کرنے سے انکار کر دیا۔

چک نمبر ۱۴۲ جنوبی سرگودھا

(۱) ۱۱/۹/۷۴ کو یہاں ایک سپاہی آیا۔ اور جماعت احمدیہ کے صدر اور مسجد احمدیہ کے بارے میں معلومات نوٹ کر کے لے گیا۔ ارد گرد کے چکوں سے بھی اس قسم کی معلومات اکٹھی کی گئی ہیں۔

(۲) ابھی تک سوشل بائیکاٹ جاری ہے احمدی زمینداروں کو اپنے زمیندارہ آلات کی مرمت کے لئے لوہار اور ترکھان کی کافی دقت ہے۔

چک نمبر ۹۴ جنوبی سرگودھا:۔ ۱۲ ستمبر کو یہاں ایک احمدی کے پاس گاؤں کا پٹواری آیا۔ احمدی نے اسے کھانا کھلایا۔ بعد میں غیر احمدیوں نے آکر پٹواری سے لڑنا شروع کر دیا کہ پٹواری! تم نے کیوں کھانا کھایا اور احمدی نے کیوں کھلایا۔ وہ سیخ پا ہوئے اور گھروں سے لاٹھیاں لے کر مارنے کے لئے آگئے۔

چک نمبر ۸۷ شمالی سرگودھا:۔ (۱) ۱۱/۹/۷۴ کو یہاں دو غیر احمدی لڑکوں میں لڑائی ہوئی۔ ان میں جو شدید زخمی ہوا تھا وہ مر گیا ہے۔ اب اس کیس میں مجلس عمل والے احمدیوں کو ملوث کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

۲۔ غیر احمدی ملازمین نے احمدیوں کا کام کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

۳۔ منظور احمد احمدی کے پلاٹ پر غیر احمدیوں نے قبضہ کر لیا ہے۔

چک نمبر ۹۱ شمالی سرگودھا:۔ یہاں کے ایک احمدی جو کریسنٹ مل میں ملازم تھے ان کو ملازمت سے فارغ کر دیا گیا ہے۔

چھنی تاجہ ریحان سرگودھا:۔ یہاں احمدیوں کے نوکروں کو کام کرنے سے روک دیا گیا ہے۔ غیر احمدی ان کو کہتے ہیں کہ یا ہمارا کام کر دیا احمدیوں کا۔

کوٹ مومن سرگودھا:۔ ۸/۹/۷۴ کو یہاں کی مسجد احمدیہ میں سے شرپسند پنکھا اتار کر لے گئے ہیں۔ ۹/۹/۷۴ کو ایک پولیس انسپکٹر بھلوال نے ایک شخص کے ذریعہ یہاں پیغام بھجوایا کہ مرزائیوں کو ہندو نام سے یاد کیا جائے۔ اگر وہ سلام کہیں تو ان کو تھپڑ مار دیں۔

۷/۹/۷۴ کو بعض احمدیوں نے دکانیں کھولیں جب گاہک دکان پہ آتے ہیں تو ساتھ والے دکاندار احمدیوں کی دکان سے سودا نہیں لینے دیتے۔

گھوگھیاٹ سرگودھا:۔ ایک غیر احمدی لڑکا سے کوئی چیز منگوانے کے لئے ایک احمدی دوست نے رقعہ دیا تھا ہائی سکول میں ایک ٹیچر قاری سید احمد صاحب نے اسے بعد لگانے کہ احمدی کا رقعہ کیوں

لے کر گیا تھا۔

ادرحمہ سرگودھا:۔ سکول میں احمدی اساتذہ کو باقاعدہ حاضری نہیں لگانے دی جاتی۔

گکھڑ منڈی:۔ (۱) احمدیوں کے ملازمین کو احمدیوں کا کام کرنے سے روک دیا گیا ہے۔

(۲) ایک احمدی خاتون کے غیر احمدی خاوند کی طرف سے اس پر ارتداد اختیار کرنے کے لئے زور ڈالا جا رہا ہے۔

سرانوالی شیخوپورہ:۔ ۱۰/۹/۷۴ سے یہاں کی مسجد احمدیہ کو غیر احمدیوں نے قفل لگایا ہوا ہے۔

چک نمبر ۵ رتیال شیخوپورہ:۔ یہاں ایک احمدی اذان دے رہے تھے تو غیر احمدیوں نے آکر ان کو پیچھے سے پکڑ لیا۔ اور کہا کہ اب تم غیر مسلم ہو تم کو اذان نہیں دینے دیں گے۔

گجرات:۔ ۱۳/۹/۷۴ کو مسجد احمدیہ کی بجلی کاٹ دی گئی۔ دفتر شکایات سے رابطہ قائم کرنے پر معلوم ہوا کہ ڈی۔سی گجرات کے آرڈر سے کنکشن کاٹا گیا ہے۔ کنکشن کاٹنے کی وجہ عدم ادائیگی بل نہیں ہے کیونکہ مسجد کے بل باقاعدگی سے ادا کئے جاتے رہے ہیں۔

منڈی بہاء الدین گجرات:۔ ۱۲/۹/۷۴ کی رپورٹ کے مطابق یہاں احمدیوں کے ساتھ غیر احمدی کلام نہیں کرتے۔

(۲) ایک احمدی وکیل کا بائیکاٹ کر رکھا ہے اور شہر کے مولویوں اور دیگر لوگوں کی سازش سے ان کو احاطہ کچہری جانے سے روک دیا ہے کچہری میں ان کے کلرک کو بھی تنگ کیا جا رہا ہے۔

بدوکے کلاں سیالکوٹ:۔ ۸/۹/۷۴ کو طلبہ جلوس کی شکل میں ماسٹر سلیم صاحب احمدی کے گھر گئے۔ اور پتھراؤ کرتے رہے ایک احمدی مولوی نذیر احمد صاحب کے مکان پر اشتہارات چسپاں کر دئے جاتے ہیں۔

وزیر آباد:۔ (۱) احمدیوں کی روٹی تنور پر لگانے سے انکار کر دیا ہے۔

(۲) احمدیوں کے گھروں میں ملازمین کو کام کرنے سے روکا جا رہا ہے۔

(۳) سکول میں احمدی بچوں کے ساتھ غیر انسانی اور غیر اخلاقی سلوک کیا جاتا ہے۔

۴۔ بازار سے گزرتے ہوئے احمدیوں پر آوازے کسے جاتے ہیں۔

لاہور:۔ ۸/۹/۷۴ کو آغا عبد الرحیم صاحب احمدی کے مکان کو آگ لگا دی گئی۔ جس سے ایک دروازہ اور

کھڑکی جل گئی۔

۲۔ ۱۲/۹/۷۴ کو پولیس نے مسجد احمدیہ دہلی دروازہ کی تلاشی لی۔

شاہدرہ ٹاؤن:۔ ۷ ستمبر کے اعلان کے بعد یہاں احمدیوں کو ہوٹلوں میں چائے نہیں دی جاتی۔ احمدیوں کے برتن کو دور رکھ کر دودھ برتن میں ڈالا جاتا ہے۔

قصور:۔ ۹/۹/۷۴ کو ایک احمدی نے تین ماہ بعد دکان کھولی۔ مسجد کے سپیکر پر اعلان کیا گیا کہ مرزائیوں کی دکان کے سامنے سے گذرتے ہوئے لاحول ولا قوۃ الا باللہ پڑھو۔

لائلپور:۔ یہاں میڈیکل کالج میں حاضر ہونے کے لئے احمدی طلبہ نے پرنسپل سے رابطہ قائم کیا تو انہوں نے کہا کہ طلبہ کا مطالبہ ہے کہ احمدیوں کا الگ ہوسٹل بنایا جائے۔ پھر کالج آئیں ۱۰/۹/۷۴ کو انارکلی میں شیخ رحمت اللہ احمدی کی دکان پر بعض شرپسندوں نے قبضہ کر لیا۔ اور دکان کے خالی ڈبے باہر نکال کر آگ لگا دی۔ گلبرگ کالونی کے پرائمری سکول کے احمدی مالی کو بعض شرپسندوں نے مارا پیٹا۔ ۷/۹/۷۴ کے بعد ضلع میں جہاں پانی پینے کی ڈگیاں بنی ہوئی ہیں۔ وہاں احمدیوں کو الگ ڈگیاں بنانے پر مجبور کیا جا رہا ہے

چک نمبر ۸۶ گ ب لائلپور:۔ ۱۶/۹/۷۴ یہاں ایک احمدی گھرانے کو مقامی لوگوں نے بہت تنگ کر رکھا ہے۔ روزانہ مغرب کے وقت جلوس کی شکل میں ان کے گھر جاتے ہیں۔ اور دھمکیاں اور گالیاں دیتے ہیں۔ اذان بھی نہیں دینے دیتے۔ اب وارننگ دی ہے کہ ۳۰/۹/۷۴ تک چک سے چلے جائیں ورنہ حشر برا ہوگا۔

اوکاڑہ:۔ ۷/۹/۷۴ کو قومی اسمبلی کے اعلان کے بعد احمدیوں کو لعن طعن اور گالیوں کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ شرپسندوں نے کہا ہے کہ ہم احمدیوں کو اذان نہیں دینے دیں گے۔ کیونکہ یہ نماز پڑھنے کا حق نہیں رکھتے۔ مسجدوں پر قبضہ کر لیں گے یہ اپنے لئے کوئی عیسائی نشان والی جگہ بنائیں۔ قرآن اور کلمہ پڑھنے یا لکھنے پر "مسلم" اور "محمد" وغیرہ کے الفاظ استعمال کرنے کا احمدیوں کو کوئی حق حاصل نہیں۔ ایک احمدی دکاندار کا بورڈ "مسلم جنرل سٹور" تھا جو اتارنے پر مجبور کیا گیا۔ جب مقامی حکام کو آگاہ کیا گیا تو جواب ملا ہم آپ کا ہر طرح سے خیال رکھیں گے۔ لیکن اس وقت ملکی سالمیت کو خطرہ ہے

(۳) سے ہم آپ سے قربانی اور تعاون کی درخواست کرتے ہیں" نیز یہ کہ "نازک اوقات کا تو سب کو علم ہے۔ اگر آپ اذان نہ دیں تو کیا حرج ہے اور "مسلم جنرل امٹور" کی بجائے اپنے کسی بچے کے نام پر سٹور کا نام رکھ لیں کیونکہ آپ کا یہ حق اسمبلی نے چھین لیا ہے۔ ۱۲/۹/۷۴ کی رپورٹ کے مطابق غیر احمدیوں نے شور مچایا ہوا ہے کہ احمدیوں کی مسجدوں اور دیگر عمارتوں سے کلمہ اور آیات قرآنیہ مثلاً "الیس اللہ بکاف عبدہ" مٹا دی جائیں کیونکہ ان کو آیات قرآنیہ لکھنے کا کوئی حق حاصل نہیں۔ مسجدیں ان سے چھین لی جائیں یہ اپنے سے کوئی "مرزا خانہ" بنا لیں۔ اذان میں "اشہد ان محمداً..." سے ان کی مراد مرزا صاحب ہیں۔ مجلس عمل مرکزیہ سے یہ رپورٹ موصول ہوئی ہے کہ ایک ماہ تک دھمکیوں اور دباؤ سے احمدیوں کو اپنے میں شامل کرنے کی کوشش جائے اس کے بعد ہر گھر میں بم برسا کر احمدیوں کو ختم کر دیا جائے۔ گرلز سکول کی ایک احمدی استانی پر تشدد کیا گیا۔ احمدیوں کے پاس کرائے والے مکان اور دکانیں فوری طور پر خالی کرنے کی دھمکیاں دی جا رہی ہیں

موضع ہیرک (ساہیوال):۔ ۷ ستمبر کے اعلان کے بعد ایک جتھہ نے آکر احمدیوں سے مطالبہ کیا کہ قرآن کریم کے تمام نسخہ جات انکے حوالے کر دئے جائیں کیونکہ وہ اب ان کو اپنے گھروں میں نہیں رکھ سکتے۔ اذان بالکل نہ دیں ورنہ حشر برا ہوگا عدد گوگیرہ میں بھی اس قسم کی دھمکیاں دی جا رہی ہیں۔

ملتان:۔ ۱۳/۹/۷۴ جماعت احمدیہ کے مربی مکرم برکت اللہ محمود صاحب کو اس لئے گرفتار کیا گیا کہ انہوں نے خطبہ جمعہ میں کہا تھا کہ اگر کسی احمدی کو مسلمان ہونے کے لئے کسی سرٹیفکٹ کی ضرورت محسوس ہوتی تھی تو اسے ۷ ستمبر کے اعلان سے فکرمند ہونا چاہئیے۔ لیکن جو خدا کی نگاہ میں مومن ہے اسے فکر کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ انکے پکڑنے کے لئے پولیس نے بالکل غلط ڈائری تیار کی اور جو باتیں انہوں نے نہیں کہیں تھیں، ان کی طرف منسوب کر دیں۔ اس طرح وہ تین دن جیل میں رہنے کے بعد اب ضمانت پر رہا ہو کر آگئے ہیں

بہاولنگر:۔ جب بھی کوئی احمدی بازار جاتا ہے تو چھوٹے چھوٹے بچے اس کے گرد ہو کر نعرے لگانے شروع کر دیتے

(باقی صفحہ ۸ پر)

ع خونِ صد ہزار انجم سے ہوتی ہے سحر پیدا

از مکرم چوہدری فیض احمد صاحب گجراتی ناظر بیت المال آمد قادیان

پاکستان نیشنل اسمبلی نے اپنے ملک کے عمر کے نپے تلے دن سے ترمیمی قانون کے ساتھ بالآخر یہ فتویٰ دے کر ہی دم لیا کہ اللہ تعالیٰ کی توحید اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے سب سے بڑے علمبردار احمدی غیر مسلم ہیں اور بڑے ہی فخریہ اور مغرورانہ انداز میں بار بار یہ اعلان ریڈیو پر نشر کیا کہ مسٹر بھٹو نے ایک ۔ نوّے سالہ پرانے مسئلے کو حل کر دیا ہے

مبارکباد کا مستحق کون؟

تاریخِ عالم اور تاریخِ مذاہب کا یہ ایک بالکل انوکھا فیصلہ ہے۔ مسٹر بھٹو اور علمائے پاکستان کا یہ مشترکہ کارنامہ اتنا عظیم اور اتنا جلیل القدر ہے کہ بے اختیار جی چاہتا ہے کہ اس کارنامے کے سرانجام پانے پر مبارکباد دی جائے لیکن مشکل یہ آن پڑی ہے کہ مبارکباد کس کو دی جائے۔ اس مبارکباد کا حقیقی مستحق کون ہے؟ اور کسے یہ حق پہنچتا ہے کہ اس پر خوشیاں منائے؟

بہت ہی غور و فکر کے بعد ہم اس نتیجہ پر پہنچے کہ اس مبارکباد کی حقیقی مستحق جماعت احمدیہ ہے۔ اور ہم جماعت احمدیہ کے ایک کروڑ افراد کی خدمت میں ہدیہ تبریک بعد خلوص پیش کرتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ کی حقیقی توحید اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کو زمین کے کناروں تک پھیلا دینے کا عزم واقعی کفر ہے تو اللہ تعالیٰ ہمیں اس کفر میں قائم رکھے اور ہمیں استقامت بخشے۔ اور ہمیں یہ توفیق عطا فرماتا چلا جائے کہ ہم سر بکف اور قرآن بدست اپنے قلوب کی گہرائیوں میں محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت کو لبائے دنیا کے ہر ملک اور ہر گوشے میں اسلام کی عظمت کے جھنڈے گاڑنے میں کامیاب ہوں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ ؎

بعد از خدا بعشقِ محمد مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

ہم بھی آپ کی آواز کے ساتھ آواز ملاتے ہوئے یہ اعلان کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے بعد ہم سید المرسلین خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی عشق کی شراب سے مخمور ہیں۔ اور اگر یہی کفر ہے تو ہم اس کفر پر مرتے دم تک قائم رہنے کی امید کرتے ہیں۔

جماعتِ احمدیہ مبارکباد کی کیوں مستحق؟

رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے آج سے چودہ سو سال قبل ہمارے زمانہ کے علماء کے بارہ میں ایک بڑی اہم پیشگوئی فرمائی تھی کہ:-

عُلَمَاؤُهُمْ شَرٌّ مَنْ تَحْتَ أَدِيمِ السَّمَاءِ

کہ چودھویں صدی ہجری کے علماء اس چرخ نیلوفری کے سایہ کے نیچے بدترین مخلوق ہوں گے۔ یوں تو ان علماء نے کئی صدیوں سے کفر کا بازار گرم کر رکھا ہے اور عالمِ اسلام میں ایسے بے شمار واقعات پائے جاتے ہیں جن کی خونچکانی سے دِل لرز کر رہ جاتا ہے۔ اور تصوّر زخمی ہو جاتا ہے۔ کبھی ہم ان ظاہر بین علماء کی اس شقاوت کو دیکھتے ہیں کہ فنا فی اللہ منصورؒ تختہ دار پر لٹکے ہوتے ہیں۔ اور کبھی ہم ان علماء کے ہاتھوں حضرت شیخ عبد القادر جیلانی کو آلام و مصائب میں مبتلا دیکھتے ہیں۔ اور کبھی ہم مصلحینِ امت پر ان علماء کی طرف سے کفر کے فتووں کی بوچھاڑ دیکھتے ہیں اصلاحِ امت کا فرض بجا لانے والے بہت سے برگزیدہ انسان ان علماء کے ہدفِ طعن و ملامت بنے۔ اور انہیں خارج از اسلام قرار دیا گیا۔ اسلام کی تاریخ ایسے بے شمار تلخ اور اندوہناک واقعات سے بھری پڑی ہے۔

لیکن اجتماعی طور پر یہ کارنامہ پاکستانی علماء کے لئے مقدر تھا کہ وہ ایک ایسی جماعت کو اپنی کفر ساز مشینوں کی زد میں لائیں جس کا اوڑھنا بچھونا ہی اسلام ہے جس نے ساری دُنیا میں اسلام کی عظمت کے جھنڈے گاڑنے کا عظیم الشان پروگرام شروع کر رکھا ہے۔ اور جو گذشتہ ۹۰ سالوں میں لاکھوں لوگوں کو کلمہ شہادت پڑھا کر محمد رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس قدموں میں جھکا چکی ہے جس کا ایک ایک فرد قربانی کے اعلیٰ معیار پر قائم ہے۔ اور ہزاروں آفتوں کے باوجود اسی معیار پر قائم رہنے کا ناقابل تنسیخ عہد کر چکا ہے۔

پس جہاں تک کفر کے اس تازہ فتوے کا تعلق ہے۔ اس سے یہ امر ایک اور ایک دو کی طرح ثابت ہو گیا ہے کہ دنیا کے سب سے بڑے راستباز صادق و مصدوق حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک عظیم الشان پیشگوئی بہت ہی اوضح اور اعلیٰ طور پر پوری ہوگئی کہ اس زمانے کے علماء بد ترین خلائق ہوں گے اور دنیا نے دیکھ لیا کہ خدا کی جس مخلوق کو "مُلّا" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ یہ فتنہ پردازی میں اپنی کوئی مثال نہیں رکھتی۔ علامہ اقبال نے "مُلّا اور بہشت" کے عنوان سے ایک نظم لکھی ہے جس میں مُلّا کی تعریف یوں کی ہے ؎

میں بھی حاضر تھا وہاں ضبطِ سخن کر نہ سکا
حق سے جب حضرت مُلّا کو مِلا حکمِ بہشت
عرض کی میں نے الٰہی! مری تقصیر معاف
خوش نہ آئیں گے اسے حور و شراب و لب کشت
نہیں فردوس مقامِ جدال و قال و اقوال
بحث و تکرار اس اللہ کے بندے کی سرشت
ہے بد آموزیٔ اقوام و ملل کام اس کا
اور جنت میں نہ مسجد نہ کلیسا نہ کنشت

اور تاریخ شاہد ہے کہ اس بدقسمت مخلوق نے کتنی ہی اقوام و ملل کو اپنی فتنہ سازیوں سے تباہیوں اور تشتت و افتراق سے دوچار کیا۔ اور ملّتِ اسلامیہ کو جتنا نقصان اس مُلّا نے پہنچایا کسی دشمن نے بھی نہیں پہنچایا۔

پس اس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمودہ بھی نہایت صفائی کے ساتھ ہر زمانہ میں پورا ہوتا دنیا نے دیکھ لیا کہ "من عندهم تخرج الفتنة وفيهم تعود" (مشکوٰۃ)

پس جماعت احمدیہ کو مبارک ہو کہ اس کے پیارے آقا سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشگوئی بڑی وضاحت کے ساتھ پوری ہوئی اور ہماری جماعت کا ہر فرد اپنے پیارے آقا کے قدموں میں بیٹھ کر بڑی عقیدت اور محبت کے ساتھ حضور کی خدمت اقدس میں یہ عرض کر سکتا ہے کہ ؎

ہمارا رسوائیاں اپنی بجا بربادیاں اپنی
مجھے یہ ناز کیا کم ہے کہ کفر پالیا میں نے

کیونکہ ہم سمجھتے ہیں کہ ہزار بربادیوں اور ہزار رسوائیوں کے بعد بھی محمد عربی کے مقدس قدموں میں جگہ پالینا عزت کا وہ مقام ہے۔ جس پر فرشتوں کو بھی ناز ہوگا۔

جماعتِ احمدیہ

ایک اور لحاظ سے بھی مبارکباد کی مستحق ہے کہ اس نے تاریخ اسلام میں ایک مقام اپنے لئے پیدا کر لیا۔ تاریخ کا تار و پود ہمیشہ قربانیوں اور بے حساب قربانیوں ہی سے بنتا رہا ہے۔ اسلام کے صدرِ اوّل میں جب خدا کے یارو مددگار صحابہ رضوان اللہ علیہم کو تپتی ہوئی ریت پر لٹا کر انگاروں سے داغا جاتا تھا اور اُن چٹانوں سے بھی زیادہ مضبوط ایمان والوں کو لرزہ براندام کرنے والی ایذائیں دی جاتیں تو وہ سب کچھ آئندہ زمانوں میں مرتب ہونے والی عظیم الشان تاریخ اسلامی کے سنہری حروف سے لکھے جانے والے کارنامے ہی تو تھے۔ کیا ان کی یہ قربانیاں رائیگاں چلی گئیں۔ تاریخ کہتی ہے۔ اور بلند آواز سے اعلان کرتی ہے کہ انگاروں سے داغے ہوئے جسموں والے بے بس صحابہ کا خون جو مکہ کی تپتی ریت اور پتھروں پر گرا تھا وہ اسلام کی بنیادوں کو مضبوط کرتا چلا گیا تھا اور ہر ایک قطرۂ خون نے آئندہ چل کر اس سرزمین سے اسلام کے ہزاروں شیدائی پیدا کئے۔ کون کہہ سکتا ہے کہ یہ سودا مہنگا ہے؟ تاریخِ مذاہب کا ہر قاری جانتا ہے کہ مظلومیت بالآخر رنگ لایا کرتی ہے ایک دنیا جانتی ہے کہ کربلاؤں کی تہہ میں عظیم الشان ترقیات کے راز پنہاں ہوتے ہیں۔

گو جماعتِ احمدیہ اپنے روزِ اوّل ہی سے اسلام کی سربلندی کے لئے قربانیاں دیتی چلی آ رہی ہے۔ اور انفرادی طور پر ہر وہ شخص جو جماعت احمدیہ میں داخل ہوا اسے اپنے بپھرے ہوئے ظالم ماحول میں بے شمار شدائد کا مقابلہ کرنا پڑا۔ کسی کا بائیکاٹ ہوا کسی کا آب و دانہ بند ہوا۔ کسی کو جانی نقصان پہنچایا اور کسی کو مالی نقصان پہنچایا گیا۔ کسی کی فصل اجاڑی گئی اور کسی کی نعش بے گور و کفن پڑی رہی کسی کو مسجد میں داخل ہونے سے روکا گیا۔ اور کسی کو کافر کافر کی آوازوں سے ذہنی کوفت دی گئی۔ اور احمدیت کی تاریخ ایسے واقعات سے بھری پڑی ہے۔

لیکن ایک یہ وقت بھی آیا کہ اجتماعی طور پر جماعت کو ایک شدید ابتلا سے دوچار ہونا پڑا۔ اتنا شدید ابتلا کہ لاکھوں لاکھ فرزندانِ احمدیت کے لئے پاکستان کی سرزمین دار الامتحان بن کے رہ گئی۔ اس ملک کے ہر شہر کے گلی کوچے احمدیوں کے خون سے لالہ زار بن گئے۔ کروڑوں روپے کی جائیدادیں جلا کر خاکستر کر دی گئیں مسجدیں گرا دی گئیں۔ لائبریریاں جلا دی گئیں۔ مکانوں اور دکانوں کو لوٹ لیا گیا جبکہ اور پاکستان کے ایک ... نے اپنی ...

سے گویا اسلام کا ایک عظیم الشان کارنامہ سرانجام دیا۔ اور پاکستانی ملّاؤں نے اس خوشی میں گھی کے چراغ جلائے کہ جماعت احمدیہ کو اقتصادی لحاظ سے سارے پاکستان میں تباہ کر دیا گیا ہے یہ سب کچھ حکومت کے سامنے ہوا۔ بلکہ واقعات کی کڑیاں بتاتی ہیں کہ حکومت کے ایما پر ہوا۔ پولیس غنڈوں کی سرپرستی کرتی رہی اور جرائم کو عدالتوں میں جانے سے روکتی رہی مکمل بائیکاٹ کا سلسلہ مہینوں تک جاری رہا۔ اور پچاس لاکھ انسان دانے پانی کے لئے ترستے رہے اور پاکستان کے ہر باشندہ کو اس کے بنیادی حقوق دلانے کا ہر سو ڈھنڈورا پیٹنے والے ان آفت زدوں سے جان بوجھ کر بکلی بے خبر بنے رہ کر بڑے ہی اطمینان کے ساتھ تو سے سال پرانے مسئلے کو حل کرتے رہے!

ہم نہیں جانتے کہ ان بے گناہ احمدی شہدار کی صحیح تعداد کیا ہے جو ملّاؤں کی بربریت کی زد میں آئے تو کچھ بھی ہو وہ تعداد سینکڑوں نہیں تو درجنوں ضرور ہے۔ خوش قسمت ہیں وہ احمدی مائیں جن کے جگر گوشوں نے ہنستے مسکراتے اپنی جانیں قربان کیں۔ اور تاریخ احمدیت میں اپنے لئے اور اپنے خاندانوں کے لئے ایک باب کھول گئے خوش قسمت ہیں وہ لوگ جنہوں نے اس کٹھن آزمائش میں اپنے مالوں کو قربان کیا اور اپنے ایمانوں کی حفاظت کے لئے سب کچھ لٹا کر آج دار ہجرت ربوہ کے کیمپوں میں پناہ گزین ہیں اور "ولنبلونکم بشیء من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات" کی جیتی جاگتی تصویر بن کر جنہیں لاکھوں کی جائیدادوں سے محروم ہو کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لنگرخانہ کے سہارے زندگی بسر کر رہے ہیں۔

بس جماعت احمدیہ بجا طور پر دلی محبت مبارکباد کی مستحق ہے کہ یہ برگزیدہ جماعت مجموعی حیثیت سے اس کڑی آزمائش میں کامیاب نکلی جماعت کے افراد نے ہر جگہ قربانی کا ایک قابل تقلید معیار قائم کیا اور استقامت کا وہ نمونہ دکھایا کہ احمدیت کے مخالفین پر بھی ظاہر ہو گیا ہے۔

جہاں تک پاکستان حکومت کے اس فیصلہ کا تعلق ہے جس کے ذریعہ جماعت احمدیہ کو غیر مسلم قرار دیا گیا ہے۔ قطع نظر اس کے کہ پاکستان حکومت کا یہ فیصلہ کس قدر عدل و انصاف سے دور ہے۔ یہ فتویٰ جانے نئے نہیں۔ ہم تو روز اوّل سے ہی ان فتووں کے عادی ہیں۔ آج سے قریباً ۸۰ سال قبل ہندوستان بھر کے چیدہ چیدہ علماء نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف کفر کا فتویٰ دیا تھا۔ اس لئے آپ نے فرمایا تھا کہ

کافر و ملحد و دجّال ہمیں کہتے ہیں
نام کیا کیا غمِ ملت میں رکھایا ہم نے

اگر کفر کے فتوے جماعت کی ترقی میں روک بن سکتے تو آج جماعت کی تعداد صرف چند درجن ہوتی۔ لیکن کفر کے فتوے لگتے رہے۔ اور جماعت بڑھتی رہی سعید روحیں کفر کے ان فتووں کے علقوں کو چیر کر جماعت احمدیہ میں داخل ہوتی چلی گئیں۔ اور آج خدا کے فضل سے ہماری جماعت کی تعداد ایک کروڑ سے اوپر ہے۔ پس ہم کفر کے ان فتووں کے عادی ہیں۔ ہم نے گذشتہ ۹۰ سال میں خدا تعالیٰ کے بے شمار وعدوں کو پورا ہوتے دیکھا اور ہم اس یقین پر قائم ہیں کہ اس قادر و توانا نے احمدیت کے شاندار مستقبل کے بارہ میں جو وعدے فرمائے ہیں وہ اپنے وقت پر ضرور پورے ہوں گے۔ زمین کی گردش ختم ہو سکتی ہے اور سورج کی حرارت ختم ہو سکتی ہے۔ لیکن وہ وعدے بہرحال پورے ہوں گے۔ دیکھئے تو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کس وثوق سے فرماتے ہیں:-

"خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا۔ اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائے گا اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا۔ اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم و معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ وہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کی رو سے سب کا منہ بند کر دیں گے اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جاوے گا بہت سی روکیں پیدا ہوں گی اور ابتلاء آئیں گے مگر خدا سب کو درمیان سے اٹھا دے گا اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا۔ سو اے سننے والو! ان باتوں کو یاد رکھو اور ان پیشخبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ رکھ لو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہوگا۔" (تذکرہ صفحہ ۵۹۶)

ہمارا پختہ ایمان ہے کہ خدا تعالیٰ کے یہ وعدے ضرور پورے ہوں گے۔ ہمارا کام ہے کہ ہر قسم کے ابتلاؤں میں ثبات قدم کی دعائیں کرتے ہوئے عظمت اسلام کے لئے قربانیاں دیتے ہی چلے جائیں۔ اور اپنی ان کوششوں کو غیر منقطع طور پر جاری رکھیں۔ تاآنکہ ساری دنیا ...

پاکستان میں احمدیوں پر مظالم

(بقیہ صفحہ ۲)

ہیں ۸/۹/۷۴ کو تین وکلاء نے ایک احمدی وکیل کے ساتھ ہوٹل کر چائے پی۔ ان کو اکٹھا چائے پیتے دیکھ کر شر پسند وکلاء نے کینٹین والے کو ڈانٹا کہ چائے کیوں دی ہے۔ پھر پوچھنے لگے کہ احمدی نے کس کپ میں چائے پی ہے۔ جب اس کا پتہ نہ چلا تو انہوں نے چاروں پیالیوں کو توڑ دیا اور چائے منگوانے والے وکیل کو کہا کہ چائے والے کو ۴ روپے پیالیوں کی قیمت اور جرمانہ ادا کرو۔

چک $\frac{37}{3R}$ بہاولنگر:- ۱۱/۹/۷۴ کی رپورٹ کے مطابق احمدیوں کو کنوئیں سے پانی لینا منع کر دیا گیا۔

حاصل پور (بہاولپور) احمدیوں کو ہوٹلوں میں کھانا نہیں دیا جاتا۔

واہ ٹیکسلا:- واہ آرڈیننس اور ہیوی میکینیکل کامپلکس کے تمام احمدی ملازمین کو ابھی کام پر نہیں بلایا گیا۔

کیمبل پور:- ۹/۷۴ ایک احمدی نے ہوٹل والے کو چائے کا آرڈر دیا تو ہوٹل والے نے کہا کہ چائے کے لئے اپنے برتن بھیجو مساجد میں اعلان کیا گیا ہے کہ احمدیوں کو سودا تو دے دو مگر ان کے برتن یا سامان کو ہاتھ نہ لگایا جائے۔

حیدرآباد (سندھ) ایک احمدی ماہر تعلیم پروفیسر عباس بن عبد القادر صاحب کو گولی مار کر شہید کر دیا گیا

پولیس نے لاش ورثاء کے سپرد کرنے سے انکار کر دیا۔ اور ان کو زبردستی حیدرآباد میں دفن کر دیا گیا۔ پھر ۱۰ دن کے بعد خلاف قانون ان کی نعش کو تدفین کے لئے ربوہ بھجوایا گیا۔ حالانکہ ملکی قانون کے مطابق تدفین کے بعد نعش کو چھ ماہ سے پہلے منتقل نہیں کیا جا سکتا۔ باوجود اس کے کہ تین گولیاں ان کے جسم میں موجود تھیں پولیس نے کوئی مقدمہ درج تک نہیں کیا۔

خانپور (جہلم) ۹/۷۴ کے بعد مخالفت میں شدت آگئی ہے احمدیوں کو تالاب سے پانی نہیں بھرنے دیا جاتا۔

دھرکنہ (جہلم) ۹/۷۴ کے بعد مخالفت شدید ہو گئی ہے۔ لوگ مستری احمد دین صاحب احمدی سے کام بالکل نہیں کراتے تالاب سے پانی احمدیوں کو نہیں لینے دیتے۔ ایک احمدی ڈرائیور شریف احمد کو جو راولپنڈی میں کام کرتے تھے فارغ کر دیا گیا۔

کھوڑ (جہلم) بائیکاٹ شدید ہو گیا ہے تالاب سے پانی پینے سے روکا جا رہا ہے۔

لوچھر (جہلم) بائیکاٹ کی ابتداء ۷ ستمبر کے اعلان کے بعد شروع ہوئی ہے۔ مسجدوں اور پانی پینے والی جگہوں سے احمدیوں کو روکا جا رہا ہے۔

درویشانِ قادیان

کے متعلق اپنے مقدس اور پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

"درویشانِ قادیان جو اپنے ذریعہ معاش کے انتخاب میں آپکی طرح آزاد نہیں جن کا میدانِ عمل قادیان کی مختصر بستی تک محدود ہے وہ وہاں صرف اپنا نہیں ساری جماعت کی نمائندگی کر رہے ہیں۔۔۔۔ دنیا باوجود وسعت کے ان کے لئے محدود ہو کر رہ گئی ہے۔ ان کے ذرائع معاش محدود ہیں۔۔۔ ان کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے خیرات کے طور پر نہیں بلکہ قدردانی اور محبت کے جذبات کے ساتھ ان کی ہر طرح امداد کریں۔ تاوہ فارغ البالی اور بے فکری کے ساتھ مرکز سلسلہ اور شعائر اللہ کی حفاظت کے مقدس فریضہ کی ادائیگی میں دن رات مصروف رہیں اللہ تعالیٰ آپ کے اموال میں اور زیادہ برکت دیگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ"۔

پس وہ احباب جو خطیر رقم اس مد میں نہیں دے سکتے وہ صرف ۱۲ روپے ماہانہ ۳۰ اپریل ۱۹۷۵ء تک ادا کر کے اپنے محبوب آقا کی آواز پر لبیک کہکر رضاء الٰہی حاصل کریں۔
ناظر بیت المال (آمد) قادیان

تاکہ سر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں جھک جائیں اور دنیا کا ایک ایک ذرّہ آپ کی غلامی پر فخر کرے؛
ربنا افرغ علینا صبراً وثبت اقدامنا وانصرنا علی القوم الکافرین

نمائندہ بدر واسطہ [illegible]

"امیر شریعت اڑیسہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب کی کذب بیانی اور دروغ گوئی"

دہلی کے رسالہ شبستان بابت ماہ اکتوبر ۱۹۷۲ء میں ایک غیر احمدی مولوی محمد اسمٰعیل صاحب سونگھڑوی کا ایک مضمون شائع ہوا۔ یہ مضمون اگرچہ سارا کا سارا ہی کذب بیانی اور دروغ بے فروغ کا مرقع ہے تاہم مضمون نگار نے جماعت احمدیہ اور اس کے مرکز کے متعلق بعض باتیں سفید جھوٹ کے رنگ میں قلمبند کی ہیں۔ مکرمی پرنسپل صاحب بی کلاس والا خالصہ ہائر سیکنڈری اسکول قادیان چونکہ موقعہ کے گواہ ہیں اس لئے انہیں یہ مضمون پڑھ کر مولوی صاحب کی کذب بیانی پر بڑا افسوس ہوا ہے۔ جناب پرنسپل صاحب نے اپنے طور پر ایک مراسلہ رسالہ شبستان کے ایڈیٹر کو لکھ کر خود ساختہ امیر شریعت اڑیسہ کی کذب بیانی کو مسترد کرنے کی کوشش از بام کیا ہے۔ مراسلہ کی ایک نقل پرنسپل صاحب نے اخبار بدر کو اشاعت کے لئے بھی ارسال کی ہے۔ جسے حق کی سچی گواہی کے طور پر ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ (ایڈیٹر بدر)

..... چند روز ہوئے مجھے رسالہ شبستان ماہ اکتوبر ۱۹۷۲ء پڑھنے کا موقع ملا اس میں دوسرے دلچسپ مضامین کے علاوہ احمدی مسلمانوں اور دوسرے مسلمانوں کے خیالات، اعتقادات اور مذہب کے بارہ میں دونوں طرف کے نقطہ نگاہ کو پڑھنے کا موقع ملا۔ میں اسلامی عقائد اور باریک مسائل سے واقف نہیں ہوں لیکن مولوی محمد اسمٰعیل صاحب امیر شریعت اور صدر جمعیۃ علماء اڑیسہ کے مضمون میں ایک دو باتیں ایسی لکھی گئی ہیں جو غلط اور حقائق کے خلاف مجھے نظر آئی ہیں لہٰذا اس بارہ میں کچھ عرض کرنے کی گستاخی کر رہا ہوں۔ مولوی صاحب موصوف اپنے مضمون میں لکھتے ہیں کہ:۔

"۱۹۴۷ء کی ناگہانی مصیبت نے
بہشتی مقبرہ، مسجد اقصیٰ مسجد مبارک
منارۃ المسیح وغیرہ جملہ شعائر اللہ
حتیٰ کہ مرزا جی کے مزار کو بھی
قادیانیوں سے خالی کرادیا.....
اب ان مٹے ہوئے نشانات
کو دوبارہ زندہ کرنے کی کوشش
کی جا رہی ہے"

وغیرہ وغیرہ۔ مجھے افسوس ہے کہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب اڑیسوی نے اپنے ان الفاظ میں سراسر غلط بیانی سے کام لیا ہے۔ میں حیران ہوں کہ یہ مولانا صاحب جو اپنے کو امیر شریعت اور جمعیۃ علماء صوبہ اڑیسہ کے صدر بتاتے ہیں اور قادیانیوں سے مناظرے کرنے اور فتح پانے کا دعویٰ کرتے ہیں انہیں اتنا بھی علم نہیں ہے کہ ۱۹۴۷ء کے فسادات میں اگرچہ احمدیوں کا اکثر حصہ قادیان سے چلا گیا تھا لیکن چند سو احمدی (جن کی تعداد تین سو کے قریب بتائی جاتی ہے) قادیان میں رہ گئے تھے بدستور قادیان میں ان مقدس مقامات کو آباد رکھے ہوئے ہیں بلکہ اس وقت ان کی تعداد پہلے سے کئی گنا زیادہ ہو چکی ہے اور اس وقت سے لے کر آج تک ان لوگوں کے مقدس مقامات ان کے قبضہ میں ہیں اور بدستور خدمت بجا لا رہے ہیں یہ تو بعید از قیاس ہے کہ اس قدر بڑے عالم کو جو ہندوستان میں ہی رہتا ہو اور احمدیوں کے لٹریچر اور ان کی تاریخ سے واقفیت کا دعویٰ کرتا ہو اس کو اس بات کا علم نہ ہو۔

میں تو قادیان کا ہی باشندہ ہوں۔ ۱۹۴۷ء سے پہلے بھی ان کی بہار دیکھی ہے اور ۱۹۴۷ء کے بعد بھی احمدیوں کی اس مقدس بستی سے محبت دیکھی ہے۔ ہندوستان کے دور دراز علاقوں کے علاوہ دوسرے ممالک سے بھی زیارت اور برکت کے لئے اکثر احمدی بھائی یہاں آتے رہتے ہیں۔ نہ بہشتی مقبرہ خالی ہوا ہے بلکہ پہلے سے بھی زیادہ بارونق ہو گیا ہے۔ اور نہ منارۃ المسیح، مسجد اقصیٰ اور مسجد مبارک کو ویران چھوڑا گیا ہے تمام جگہیں اب بھی آباد ہیں اور ہم دیکھتے ہیں روزانہ سینکڑوں زائرین دور دور سے آکر ان جگہوں کو دیکھ کر محظوظ ہوتے ہیں۔ ہر سال ماہ دسمبر میں ان کا سالانہ جلسہ ہوتا ہے جس میں بھارت کے تقریباً سب صوبوں کے احمدی ہزاروں کی تعداد میں اس جلسہ میں شامل ہوتے ہیں۔ پاکستان سے بھی احمدی بھائیوں کے قافلے آتے رہے ہیں دوسرے غیر ملکوں کے احمدیوں کو بھی میں نے اکثر قادیان آتے دیکھا ہے۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر بھی آتے ہیں۔ گذشتہ ماہ جنوری ۱۹۷۲ء میں چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب سابق چیف جسٹس عالمی عدالت العادل بھی زیارت کے لئے آئے تھے۔ ان کے ساتھ اسی عدالت کے رجسٹرار بھی تھے جو غالباً آسٹریلین تھے اور بعض دوسرے افریقن دوست بھی تھے۔

پس یہ کہنا بالکل غلط ہے کہ ۱۹۴۷ء کے فسادات میں یہ جگہیں احمدیوں سے خالی ہو گئی تھیں اور اب ان مٹے ہوئے آثار کو دوبارہ زندہ کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

اس بات پر بھی مجھے بہت تعجب ہوا ہے کہ مولوی صاحب نے لکھا ہے کہ:

"ان کا عروج ۱۹۳۰ء میں شروع
ہو کر ۱۹۳۵ء میں زوال پذیر ہوگیا"
(شبستان اکتوبر ۱۹۷۲ء)

حالانکہ یہ جماعت مسلسل ترقی کرتی چلی جا رہی ہے خاص طور پر تقسیم ملک کے بعد جماعت نے حیرت انگیز ترقی کی ہے۔ جیسا کہ بیان کیا جاتا ہے کہ ساری دنیا میں ان کی تعداد ایک کروڑ تک پہنچ چکی ہے۔ قادیان میں ہی ان کی تعداد تین سو سے بڑھ کر چودہ پندرہ سو تک ہو چکی ہے۔ ان دو امور میں مولوی صاحب کی غلط بیانی سے ہی آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب، امیر شریعت کی باقی باتیں بھی کچھ ایسی ہی ہوں گی۔

یہ بھی سوچنے کا مقام ہے کہ حالیہ مخالفت میں جو پاکستان میں احمدیوں کی ہو رہی ہے میں نے اخبارات میں پڑھا ہے کہ ان کو سنگسار کیا گیا ہے اور ان کا کافی جانی اور مالی نقصان ہوا ہے اور طرح طرح کی تکلیفیں ان کو دی گئی ہیں تاکہ یہ اپنے عقیدے سے پھر جائیں بلکہ وہ اپنی جانیں قربان کر رہے ہیں مگر اپنے عقیدے کو چھوڑنے کو تیار نہیں ہیں۔ احمدیوں کے اس عملی نمونے سے مولوی محمد اسمٰعیل صاحب کی یہ بات کہ:۔

"میرے مناظروں کی وجہ سے ہزاروں قادیانی توبہ کر کے مسلمان ہو گئے"

مندرجہ بالا واقعات کی رو سے درست معلوم نہیں ہوتی ہے کیونکہ احمدی لوگ تو مشرق اور مغرب میں پھیل گئے ہیں جب تک خدائی مدد نہ ہو کوئی مذہب اس طرح ترقی نہیں کر سکتا ہے۔

بہرحال جو باتیں میرے اپنے مشاہدہ اور علم کے ساتھ تعلق رکھتی تھیں ان کو سامنے رکھتے ہوئے افسوس کے ساتھ مجھے کہنا پڑتا ہے کہ مولوی صاحب نے اپنا نقطہ نگاہ پیش کرنے وقت غلط بیانی سے کام لیا ہے کیونکہ میں ان کا ہمسایہ ہوں اور ان کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا ہے۔ احمدی بھائی اسلام کے اصولوں پر عمل کرتے ہیں۔ ان کی مسجدوں میں نمازیں بھی پڑھتے ہیں۔ قرآن کو خدا کا کلام مانتے ہیں اور حضرت محمد صاحب کو بھی خدا کا رسول اور نبی مانتے ہیں غیر مسلموں کو اسلام کی تبلیغ کرتے ہیں۔ ان کے ذریعہ یورپ اور افریقہ کے ملکوں میں کثرت کے ساتھ غیر مسلم اسلام قبول کر رہے ہیں۔ اسلام کی تبلیغ کے لئے کافی لٹریچر بھی شائع کرتے ہیں۔ ان کا طرز معاشرت اور ظاہری شکل و صورت مسلمانوں جیسی ہے بڑے با اخلاق، ملنسار اور غریبوں کے ہمدرد اور ہر ایک کے ساتھ محبت کے ساتھ پیش آنے والے۔ ان کی رواداری اور خوش خلقی اور غریب پروری قابل تعریف ہے۔

اتنے باعمل اور اپنے عقیدے کے پکے مسلمان بھی بقول مولوی محمد اسمٰعیل صاحب امیر شریعت غیر مسلم ہیں تو پھر مسلمان کس چیز کا نام ہے؟ امید ہے کہ کوئی بھائی اس کی وضاحت کر سکیں گے۔

منوہر لال شرما
پرنسپل بی کلاس والا خالصہ ہائر سیکنڈری اسکول قادیان

درخواست دعا: مکرم بشیر الدین الہ دین صاحب آف سکندر آباد کچھ عرصہ سے بہت ملی پریشانی اور مشکلات میں مبتلا ہیں۔ ان کی جملہ مشکلات کے ازالہ کے لئے تمام احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے۔
خاکسار حکیم محمد دین [illegible]

وصیتیں

نوٹ :- وصایا منظوری سے قبل اخبار میں اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی وصیت کے متعلق کسی شخص کو کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر اندر اس کے متعلق دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو مطلع کریں۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۱۴۰۶۸ ، میں شفیعن بی بی زوجہ معصوم خان صاحب مرحوم ، قوم پٹھان ، پیشہ خانہ داری ، تاریخ بیعت ۱۹۶۸ء ، ساکن سورو ، ڈاکخانہ سورو ، ضلع بالسیر (اڑیسہ) ، بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

زرمہر ۳۵/- روپے ہے ۔ زیورات نہیں ہیں ۔ خاوند وفات پا چکے ہیں ۔ میں اپنے لڑکے کے پاس رہتی ہوں ۔ کوئی زمین جائیداد نہیں ہے ۔ میں ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں ۔ اور جو جائیداد زندگی میں پیدا ہوگی یا جو متروکہ بھی وفات کے بعد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں ۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۵

الامۃ نشان انگوٹھا شفیعن بی بی ، گواہ شد عبدالغفار خاں ، گواہ شد عبدالستار خاں احمدی ابن موصیہ ۔

وصیت نمبر ۱۴۰۶۹ ، میں ممتاز بیگم زوجہ شبیر علی خاں صاحب ، قوم پٹھان ، پیشہ خانہ داری عمر ۱۸ سال ، تاریخ بیعت ۱۹۶۵ء ، ساکن سورو ، ڈاکخانہ سورو ، ضلع بالسیر (اڑیسہ) ، بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔

زرمہر بذمہ خاوند ۱۵۰/- روپے ہے ۔ زیورات کان کا رنگ سوا ماشہ طلائی قیمتی ایک سو روپے ہے ۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں ۔ میری اس وقت جائیداد غیر منقولہ نہیں ہے ۔ جب بھی کوئی جائیداد پیدا ہوگی اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ میرے مرنے کے بعد جو متروکہ ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۵

الامۃ ممتاز بیگم احمدی ، گواہ شد شبیر علی خاں خاوند موصیہ ، گواہ شد سید انوار الدین احمد

وصیت نمبر ۱۴۰۷۰ ، میں رشیدہ خاتون زوجہ عبدالستار خاں ، قوم سید ، پیشہ خانہ داری ، عمر ۲۲ سال ، پیدائشی احمدی ، ساکن سورو ، ڈاکخانہ سورو ، ضلع بالسیر (اڑیسہ) بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔

زرمہر ایک ہزار روپے ۔ زیورات نہیں ہیں ۔ جائیداد غیر منقولہ نہیں ہے ۔ میں ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں ۔ اگر زندگی میں کوئی جائیداد یا آمدن پیدا ہوئی تو اس کی اطلاع بھی مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ میرے مرنے کے بعد جو متروکہ ہوگا اس کے ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ مالک ہوگی رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۵

الامۃ رشیدہ خاتون احمدی ، گواہ شد عبدالستار خان احمدی ، گواہ شد عبدالغفار ۔

وصیت نمبر ۱۴۰۷۱ ، میں عبدالستار خان ولد معصوم خان صاحب ، قوم پٹھان ، پیشہ کاروبار ، عمر ۳۵ سال ، تاریخ بیعت ۱۹۶۱ء ، ساکن سورو ، ڈاکخانہ خاص ، ضلع بالسیر (اڑیسہ) بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔

میری جائیداد غیر منقولہ اس وقت کوئی نہیں ہے ۔ میں تجارت کرتا ہوں جس سے ماہوار قریباً ۱۵۰ روپے آمد ہوتی ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں ۔ میری زندگی میں جو جائیداد آئندہ پیدا ہوگی اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ اور میرے مرنے کے بعد جو متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی ۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۵

العبد عبدالستار خان احمدی ، گواہ شد سید انوار الدین احمد ، گواہ شد غلام مہدی ناصر مبلغ سلسلہ احمدیہ

وصیت نمبر ۱۴۰۷۲ ، میں مسلمہ خاتون مرحومہ زوجہ محمد یونس ، قوم سید ، پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ، ساکن سورو ، ضلع بالسیر صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۲ اہلیہ کی طرف سے حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ مرحومہ کی خواہش تھی کہ ان کی وصیت کرائی جائے لیکن میں ان کی وصیت نہیں کرا سکا تھا ۔ اب ان کی طرف سے وصیت کراتا ہوں ۔ مرحومہ کا مہر ۱۵۰۰/- روپے تھا ۔ زیورات اور جائیداد نہیں تھی ۔ میں ان کی طرف سے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کراتا ہوں ، میں مرحومہ کی طرف سے یکمشت یا تھوڑی اقساط میں حصہ جائیداد ۱۵۰/- روپے ادا کر دوں گا ۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۵

العبد سید محمد یونس برائے مسلمہ خاتون مرحومہ ، گواہ شد سید غلام مہدی ناصر مبلغ سلسلہ احمدیہ ۲۵/۲ ، گواہ شد شبیر علی خاں ، سورو ۔

وصیت نمبر ۱۴۰۷۳ ، میں زینب خاتون زوجہ محمد تبارک احمدی ، قوم شیخ ، پیشہ خانہ داری ، عمر ۲۴ سال ، تاریخ بیعت مئی ۱۹۷۲ء ، ساکن گوجی درہ ، ڈاکخانہ گوجی درہ ضلع بالسیر (اڑیسہ) بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔

مہر مبلغ ۳۱۰۱/- روپے ایک اشرفی ہے ایک تولہ کی ۔ جس کی مبلغ پانچ سو روپے قیمت ہے اور زیورات طلائی وزنی ایک تولہ ہیں جن کی قیمت پانچ سو روپے ہے ۔ میں اس کل رقم ۴۱۰۱/- روپے (چار ہزار ایک سو ایک روپے) کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں ۔ اس کے بعد جو جائیداد پیدا کروں گی اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ میری وفات پر جو متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۵

الامۃ زینب خاتون ، گواہ شد محمد تبارک احمدی خاوند موصیہ ۲۷/۲ ، گواہ شد غلام مہدی ناصر مبلغ سلسلہ احمدیہ ۲۷/۲ ۔

وصیت نمبر ۱۴۰۷۴ ، میں حمیدہ بیگم زوجہ نقیر محمد صاحب ، قوم شیخ ، پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال ، تاریخ بیعت ۱۹۳۵ء ، ساکن بھدرک ، ڈاکخانہ بھدرک ، ضلع بالیسر ، صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔

میری جائیداد غیر منقولہ ۸ کنٹھ زرعی زمین واقع بھدرک قیمتی ۱۷۰۰/- روپے ہے مہر مبلغ ۵۰۰/- روپے ہے ۔ زیورات طلائی دو بھری قیمتی ۸۰۰/- روپے ہے ۔ میں ان ۳۰۰۰/- روپے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں ۔ اس کے بعد بھی جو جائیداد پیدا ہوگی اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی ۔ اور میرے مرنے کے بعد جو متروکہ ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ مالک ہوگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۵

الامۃ حمیدہ بیگم احمدی ، گواہ شد شیخ محمد عمران احمدی ، گواہ شد سید غلام مہدی ناصر مبلغ سلسلہ احمدیہ ۔

وصیت نمبر ۱۴۰۷۵ ، میں جمیلہ بیگم زوجہ شیخ قطب الدین صاحب قوم شیخ ، پیشہ خانہ داری ، عمر ۴۰ سال ، تاریخ بیعت ۱۹۵۰ء ، ساکن کیندرہ پاڑہ ، ڈاکخانہ کیندرہ پاڑہ ، ضلع کٹک (اڑیسہ) ، بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔

اس وقت میری جائیداد غیر منقولہ کوئی نہیں ہے ۔ میرا زرمہر ۱۰۰۰/- روپے بذمہ خاوند ہے ۔ اس کے علاوہ میرے پاس زیور طلائی بارہ ماشہ ہے جس کی قیمت ۵۰۰/- روپے ہے ۔ میں اس کل رقم مبلغ ۱۵۰۰/- روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں ۔ اس کے بعد جو جائیداد پیدا ہوگی اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ نیز وفات کے بعد جو متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۵

الامۃ جمیلہ بیگم ، گواہ شد شیخ قطب الدین خاوند موصیہ ۱۶/۳ ، گواہ شد سید غلام ابراہیم نائب صدر جماعت احمدیہ کیندرہ پاڑہ ۱۶/۳ ۔

درخواست دعا: [illegible] وصیت [illegible] اور تسورۃ [illegible]

احمدیوں کو "اِسلام" کی دعوت ۔ بقیہ اداریہ (صفحہ ۲)

کیا احمدی اُن نام کے مسلمانوں کے اُس اسلام کو قبول کرلیں جس کی رُو سے نہ نماز پڑھنے کی ضرورت ہے نہ روزہ کے التزام کی، نہ نیکی اور پارسائی کی شرط۔ گالی گلوچ، یاوہ گوئی سے لیکر شراب نوشی، قمار بازی، دھوکہ دہی، زناکاری، راہ زنی حتیٰ کہ قتل و غارت گری تک کی وہ سب قسم کی خرابیاں جن میں پاکستان کے "پکے مسلمان" (یعنی جو احمدی نہیں ہیں) ملوّث ہوتے ہوئے پاکستانی آئین کی رُو سے عقیدہ ختم نبوّت پر ایمان لاکر "مسلمان" ہیں ـــــ کیا احمدی بھی اس "اسلام" کے پیشِ نظر ذاتی نیکی، پارسائی اور خدا ترسی کو چھوڑ کر اُنہی جیسے "مسلمان" بن جائیں جن کا سرے سے کوئی کردار ہی نہیں۔ اور کوئی سرمایہ ہے تو محض عقیدہ "ختمِ نبوّت" پر ایمان ـــــ!! یہ ایمان بھی خوب ہے جو انسان کے اندر قوّتِ عملیہ تو درکنار نیکی اور پارسائی بھی پیدا نہیں کرسکا ـــــ!!

صرف یہی نہیں بلکہ اس کے ساتھ احمدیوں کو اسلام کے لئے اُن شاندار قربانیوں کو ختم کر دینا ہوگا جن کے سبب وہ آج روشن ستارے بن کر ساری دُنیا میں چمک رہے ہیں۔ اسی جذبہ کے تحت وہ اپنے بال بچوں کا پیٹ کاٹ کر لاکھوں اور کروڑوں روپیہ سالانہ دینِ اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے لئے خرچ کرتے ہیں۔ اخبار ترجمان دہلی کی یہ عجب ستم ظریفی ہے کہ جس پرچہ میں صفحہ ۱۱ پر احمدیوں کو "اِسلام" کی دعوت دی گئی ہے اسی پرچہ کے صفحہ نمبر ۴ پر ناظم عمومی مرکزی جمعیۃ اہلحدیث کی وہ اپیل پوری تفصیل کے ساتھ درج ہے جس میں اُن کی اپنی تنظیم و تحریک کا جمود اور افرادِ جماعت کا اسلام کے لئے بے حس و حرکت ہونا ظاہر و باہر ہے۔

اِس اپیل کی چند ضروری سطور قارئین کرام بھی ملاحظہ فرمائیں اور داد دیں اہلحدیث کے اِس آرگن کی اُس دعوتِ اسلام پر جو باعمل احمدیوں کو بے عملی کی طرف لے جانا چاہتی ہے۔

جناب عبدالحمید رحمانی صاحب ناظم عمومی مرکزی جمعیت اہلحدیث ہند تحریر فرماتے ہیں:ـــــ

"کسی بھی تنظیم اور تحریک کی قوت و عمل کا واحد مدار اس کے افراد کے اخلاص و ایثار اور عملی قربانیوں پر ہوتا ہے۔ مرکزی جمعیۃ اہلحدیث ہند اپنے عظیم مقاصد، بے نظیر تاریخ اور صحیح موقف کے باوجود اپنے تعمیری پروگراموں کی تکمیل میں مناسب کامیابی اس وجہ سے نہیں حاصل کر پا رہی ہے کہ افرادِ جماعت اپنے فرائض اور اُن کے عملی تقاضوں سے غافل ہیں۔

اِس کوتاہی اور غفلت کی واضح مثال یہ ہے کہ مرکزی مجلسِ شوریٰ کے اجلاس ستمبر ۱۹۷۳ء میں جو محتاط بجٹ منظور کیا گیا تھا تمام کوششوں کے باوجود دو سال کی طویل مدت میں اس کی چوتھائی رقم بھی جماعت نے پوری نہیں کی حتیٰ کہ اجلاس کی موعودہ رقوم تک دفتر کو موصول نہیں ہوسکیں۔"

"...... آپ آنے والے رمضان کے بابرکت مہینہ میں..... خود بھی تعاون کریں اور دوسرے اخوان و مخلصین سے بھی تعاون کرائیں۔ تاکہ ۱۸ر اگست ۱۹۷۴ء کی منعقدہ مجلسِ عاملہ کی میٹنگ کا پاس کردہ ساٹھ ہزار روپے کا بجٹ بہرحال اس مبارک مہینہ میں فراہم ہوجائے۔ تقریباً ایک کروڑ افراد پر مشتمل جماعت اہلحدیث کے لئے اتنے معمولی بجٹ کی فراہمی نہایت معمولی بات ہے۔"

عجیب توارد ہے، اِس وقت جماعتِ احمدیہ کے افراد بھی ساری دُنیا میں ایک کروڑ کی تعداد میں ہیں۔ اور جیسا کہ آپ نے ابھی پڑھا ہندوستان کے اہلحدیث بھی ایک کروڑ کی نفری رکھتے ہیں مگر قربانیوں کے معیار کا فرق زمین و آسمان کے فرق کی نسبت رکھتا ہے۔ ناظم اہلحدیث ایک کروڑ افراد سے دو سال میں صرف ساٹھ ہزار روپے کا مطالبہ کرتے ہیں مگر اُن کے افراد ایک چوتھائی یعنی ۱۵ ہزار روپیہ بھی دو سال کی مدت میں پورا نہیں کر پاتے۔ اُدھر جماعتِ احمدیہ کے افراد کی قربانی کا معیار ملاحظہ ہو کہ لاکھوں اور کروڑوں روپیہ کے مستقل سالانہ بجٹ کو سو فیصدی سے بڑھ کر پورا کر دینے کے بعد صرف چار مہینہ کی قلیل مدت میں ۲½ کروڑ روپیہ کے خصوصی مطالبہ پر جماعت کے افراد ۱۲½ کروڑ روپیہ اپنے محبوب امام کے قدموں میں لا ڈالتے ہیں۔

اب کیا فرماتے ہیں یہ نام کے علماء اسلام اپنی اس دعوتِ "اِسلام" کے بارہ میں کہ کیا احمدی لوگ آپ کے پیش کردہ اس بے حس و حرکت اسلام کی طرف آئیں یا اپنے سینوں سے اسی اسلام کو لگائے رکھیں جس کے نتیجہ میں وہ مجسّم عمل بن کر ساری دُنیا میں ستاروں کی طرح چمک رہے ہیں۔ آپ تو اپنے حجروں کو بھی روشن نہ کرسکے۔ مگر احمدیوں نے افریقہ کے تاریک براعظم کے لاکھوں دلوں میں شمعِ محمدی روشن کردی اور آج یہ سب پاک محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر صبح و شام درود بھیج رہے ہیں۔ اور اسلام کے ویسے ہی شیدائی ہیں جیسے یہاں سے اسلام کا پیغام لے کر جانے والے احمدی مبلغین اسلام۔

پس اس ساری صورتِ حال کو دیکھ کر بلکہ اخبار نشیمن بنگلور کی دھمکی آمیز دعوتِ اسلام کے باوجود ہر احمدی کا وہی جواب ہے جو حضرت شعیب علیہ السلام اور اُن کی مقدس جماعت کے افراد نے [illegible] کی ایسی [illegible] ہمیشہ کشن بلکہ دھمکی کے جواب میں دیا۔ اور قرآن کریم نے جسے ذیل الفاظ میں اسے ریکارڈ فرمایا:ـــ

"وَقَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَنُخْرِجَنَّكَ يٰشُعَيْبُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَكَ مِنْ قَرْيَتِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا قَالَ اَوَلَوْ كُنَّا كٰرِهِيْنَ ۝ قَدِ افْتَرَيْنَا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اِنْ عُدْنَا فِيْ مِلَّتِكُمْ بَعْدَ اِذْ نَجّٰنَا اللّٰهُ مِنْهَا وَمَا يَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّعُوْدَ فِيْهَآ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّنَا۔ (پارہ نمبر ۹ پہلی و دوسری آیت)

حضرت شعیبؑ اور آپ پر ایمان لانے والوں کو اُن کے مخالف متکبّر لوگوں نے دھمکی دیکر کہا کہ یا تو تم اپنا مذہب اور عقیدہ چھوڑ کر ہمارے مذہب میں لوٹ آؤ ورنہ ہم تمہیں اپنے ملک سے نکال دیں گے۔ اس پر انہوں نے کہا کہ اگر ہم آپ لوگوں کی اس بات کو ناپسند کریں تو بھی تم جبراً اپنی مرضی ہم پر ٹھونس دو گے؟ یاد رکھو اگر اس واضح حقیقت کے باوجود ہم نے اپنے پسندیدہ عقیدے کو چھوڑ کر تمہاری بات مان لی تو گویا ہم نے جان بوجھ کر اللہ پر جھوٹ بولا، اور افتراء سے کام لیا۔ درانحالیکہ خدا تعالیٰ نے ہمیں اس آلودگی سے نجات بخش دی۔ جاؤ بابا! ہم سے تو یہ کام نہ ہوسکے گا کہ اپنے پسندیدہ عقیدے کو چھوڑ کر اُسی سابقہ گندی زیست کو پھر سے اختیار کرلیں۔ (سوائے اس کے کہ کسی شخص کے لئے تقدیرِ الٰہی ابتلاء کی صورت پیدا کر دے جس سے ہر مومن کو پناہ مانگنی چاہیئے)

پس یہی ہے تمام صورتِ حال اس وقت احمدیوں کو ایسے نام نہاد اسلام کی دعوت کی اور اس پر ہر مخلص احمدی کی طرف سے حقیقی اور واقعی جواب کی تفصیل کی۔ ہر مخلص احمدی اپنے عقیدہ کی خاطر ہر قسم کی مالی اور جانی حتیٰ کہ جذبات کی قربانی دینے کو تیار ہے۔ مگر جیتے جی اس عقیدے سے منحرف ہونے کو تیار نہیں جسے اُس نے شرحِ صدر کے ساتھ قبول کر لیا۔ اور احمدیوں کے لئے ایسا کرنا کوئی نئی بات نہیں کیونکہ عقیدہ اور مذہب کی خاطر قربانیاں دیتے چلے جانا سنّتِ انبیاء سابقین کے علاوہ خود ہمارے سیّد و مولیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ اطہارؓ کا اسوۂ حسنہ بھی ہے۔ اِس لئے ہر احمدی ہنسی خوشی قربانیاں دیتا رہے گا اور ہر قیمت پر اپنے عقیدہ کو اپنے سینے سے لگائے رکھے گا۔ دُنیا دیکھ لے گی کہ یہ نام نہاد "اِسلام" کی دعوت کبھی بھی نتیجہ خیز ثابت نہ ہوگی۔ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ الْعَزِيْز۔

وَمَا صَبْرُنَآ اِلَّا بِاللّٰهِ وَحَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ
نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ۝

چندہ تحریکِ جدید کے سال کا اختتام

(از حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل وکیل الاعلیٰ تحریک جدید انجمن احمدیہ قادیان)

۳۱ر اکتوبر کو چندہ تحریکِ جدید کا سالِ رواں ختم ہو رہا ہے ـــــ مرکز کو توقع ہوتی ہے کہ سال کے دَوران میں احباب اپنے وعدے ادا کریں گے۔ اور اگر کوئی بقایا ہو تو وہ بھی ادا کر دیں گے۔ حضرات خلفائے کرام کا یہی ارشاد ہے۔

امید ہے کہ احباب عہدیداروں سے پورا تعاون فرمائیں گے۔ اللہ تعالےٰ آپ اور ہم سب کے ایمان و اعمال کو بہت مبارک کرے۔ اور ہمیں توفیق عطا کرے کہ ہم اپنے معیارِ تقویٰ اور قربانی کو زیادہ ارفع و اعلیٰ بنا سکیں۔ آمین ٭

ہر قسم اور ہر ماڈل
کے موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے ـــــ!!
AUTOWINGS
آٹو ونگس
32, SECOND MAIN ROAD.
C.I.T. COLONY　MADRAS-600004.
PHONE NO. 76360.

خلاصہ خطبۂ جمعہ ــــــ بقیہ صفحہ اوّل

چاہئیں کہ اللہ تعالیٰ اِن برکات سے پورے طور پر متمتّع ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

اِس کے بعد حضور نے گذشتہ خطبۂ جمعہ کے تسلسل میں اِس امر پر روشنی ڈالی کہ ۷ ستمبر کو قومی اسمبلی میں مذہب کے بارہ میں جو قرارداد منظور ہوئی ہے اُس پر ایک احمدی کا ردِّ عمل ایسا ہو ہی نہیں سکتا جو خدا تعالیٰ کی ناراضگی پر مُنتج ہو۔ اِس ضمن میں حضور نے قبل ازیں دو منفی نوعیت کے اعمال پر روشنی ڈالی تھی یعنی ظلم اور فساد سے کلّی اجتناب پر۔ اور بتایا تھا کہ حقیقی احمدیوں کا ردِّ عمل بہرحال ایسا ہوگا کہ اس میں نہ ظلم کا شائبہ پایا جائے گا اور نہ اس سے فساد کی خفیف سے خفیف بُو آئے گی۔ کل کے خطبہ میں حضور نے اسی تعلق میں دو مثبت اعمال کا تفصیل سے ذکر فرمایا، ایک صبر کا اور دوسرے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع کے ذریعہ حسبِ استعداد اللہ تعالیٰ کی ذاتی محبت کے حصول کا۔ حقیقی مومنوں کے ردِّ عمل کے اِن دونوں مثبت پہلوؤں کی عملی باریکیوں اور ان کے عظیم الشان ثمرات کو حضور نے بہت پُرمعارف انداز میں ذہن نشین کرایا اور بتایا کہ حقیقی احمدی جنہیں اللہ تعالےٰ کی ذات اور صفات کی کامل معرفت حاصل ہے جہاں ظلم اور فساد کے طریقوں کے قریب بھی نہیں جاتے وہاں وہ صبر کا نہایت اعلیٰ نمونہ دکھا کر اور اتباعِ نبویؐ میں پوری گرمجوشی کا مظاہرہ کرکے محبتِ الٰہی میں ترقی کرتے چلے جاتے ہیں ؁

احباب معیارِ قربانی بڑھائیں

از حضرت مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل ناظر اعلےٰ و وکیل الاعلیٰ تحریک جدید قادیان

پاکستان کے حالیہ مخالفِ احمدیت فساد سے ظاہر ہو گیا ہے کہ مسلمان نام کے مسلمان ہیں اور اسلام سے کس قدر غافل۔ ہم پر لازم ہے کہ الہام "مسلماں را مسلماں باز کردند" کے مطابق ان کو دُرِ اسلام سے شناسا کرنے کے لئے لعلّک باخعٌ نفسک اَلّا یکونوا مؤمنین کی سی کیفیت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت میں ہم پیدا کرلیں کہ گویا مخالفین کے عدم ایمان سے تکلیف پاکر ہم پر ہلاکت وارد ہو رہی ہے۔

سیدنا حضرت رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کس قدر مظلوم ہیں کہ آپؐ کے نام لیوا اسلام اور آپؐ کے نام پر اسلام کو بدنام کر رہے ہیں۔ چنانچہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:—

"دُنیا میں آج خدا تعالیٰ کو تقریباً ہر گھر سے اور ہر ملک سے نکال دیا گیا ہے۔ اے احمدی مخلصو! ..... کیا تحریک جدید کے جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیکر تم خدا کو اس کے گھر میں داخل نہ کرو گے"۔

"سب سے زیادہ مظلوم انسان آج محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ہر سال لاکھوں کتب آپؐ کے چاند سے زیادہ روشن چہرہ پر گرد ڈالنے کے لئے شائع کی جاتی ہیں"۔

"اے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے دعویدارو! کیا تم اس کے جواب میں اپنی جیبوں میں ہاتھ نہ ڈالو گے اور تحریک جدید میں حصہ لیکر اپنی محبت کا ثبوت نہ دو گے؟"

اللہ تعالےٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا کرے آمین ؁

چندہ جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ میں اب صرف دو ماہ باقی رہ گئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ مبارک سے یہ چندہ بھی چندہ عام اور حصہ آمد کی طرح لازمی چندہ ہے۔ اور اس کی شرح ہر دوست کی سال میں ایک ماہ کی آمد کا دسواں حصہ یا سالانہ آمد کا $\frac{1}{120}$ حصہ مقرر ہے۔ اس چندہ کی سو فیصدی ادائیگی جلسہ سالانہ سے قبل ہونی ضروری ہے۔ تاکہ جلسہ کے کثیر اخراجات کا انتظام بروقت سہولت کے ساتھ ہو سکے۔ لہٰذا جن احباب اور جماعتوں نے تا حال اس چندہ کی سو فیصدی ادائیگی نہ کی ہو اُن کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ اس طرف جلد توجہ کرکے عند اللہ ماجور ہوں۔ اور فرض شناسی کا ثبوت دیں ؁

درویش فنڈ

اگر آپ ... سکتے تو ... روپے سالانہ ادا کرکے اس مقدس تحریک میں شامل ہو سکتے ہیں۔ بلکہ کوشش کریں کہ آپ کے عزیزوں۔ رشتہ داروں۔ بھائیوں اور دوستوں بلکہ حلقۂ احباب میں کوئی کمانے والا ایسا احمدی نہ رہ جائے جس نے اس تحریک میں حصہ نہ لیا ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کی کوشش میں برکت ڈالے۔ آمین ؁

ناظر بیت المال آمد قادیان

اعلانِ نکاح

مکرم ملک صلاح الدین صاحب وکیل المال تحریک جدید نزیل بھدرواہ نے ۷ اکتوبر کو عزیزہ ممتاز بانو صاحبہ دختر مکرم ملک عبد الرحمٰن صاحب نائب صدر و سیکرٹری ضیافت) کے نکاح کا اعلان عزیزم عبد الحی صاحب فانی پسر مکرم خواجہ محمد صدیق صاحب فانی (سیکرٹری امور عامہ) کے ساتھ پانچ ہزار روپے حق مہر پر کیا۔ احباب اس تعلق کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار: عبد الرحمٰن خان صدر جماعت احمدیہ بھدرواہ

درخواستِ دُعا

مکرم محمد عبد اللہ صاحب ندیم آف چارکوٹ بی۔ اے کے امتحان میں نمایاں طور پر کامیاب ہوئے ہیں وہ احباب جماعت کی دعاؤں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے شکرانہ فنڈ میں پانچ روپے کا وعدہ کرتے ہیں اور مزید درخواستِ دعا کرتے ہیں کہ تا ایم اے کلاس میں شریک ہو سکیں۔

خاکسار: حمید الدین شمس مبلغ سلسلہ

پروگرام دورہ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر انسپکٹر وقف جدید

جماعت ہائے احمدیہ جموں و کشمیر کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر بطور انسپکٹر وقفِ جدید مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق دورہ کر رہے ہیں جملہ عہدیداران مال اور احباب جماعت سے تعاون کی تحریک کی جاتی ہے۔

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی	نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی
یاڑی پورہ	۲۰ ۱۱/۷۴	۲	۲۲ ۱۱/۷۴	اوڑنہ گام	۲۲ ۱۱/۷۴	۱	۲۳
نونہ مٹی برازلو	۲۲	۱	۲۳	[illegible]	۲۲	۱	۲۴
[illegible]		۱	۲۴	ہیچہ مرگ	۲۴	۱	۲۵
شورت	۲۴	۲	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱	۲۶
[illegible]	۲۶		۱ ۱۲/۷۴	بھدرواہ	۲۸	۲	۳۰
کوریلہ	۱ ۱۲/۷۴	۱	۲ ۱۲/۷۴	ڈوڈہ	۳۰	۱	۱ ۱۲/۷۴
رشی نگر	۲	۳	۵	جموں	۱ ۱۲/۷۴	۱	۲ ۱۲/۷۴
ماندوجن	۵	۲	۷	چارکوٹ	۲	۳	۵
بیشہ واڑ	۷	۱	۸	کالابن کوٹلی۔ لوہارکہ	۵	۲	۷
مانکو	۸	۱	۹	بڈھانوں	۷	۱½	۹
گماگرن مع فن نامن	۹	۱	۱۰	چارکوٹ	۹	۱	۱۰
برہامہ مع بہاڑہ	۱۰	۲	۱۲	کورسائی	۱۰	۱	۱۱
سُندبراری	۱۲	۱	۱۳	سلواہ، پٹھانہ تیر	۱۱	۱	۱۲
اندورہ	۱۳	۱½	۱۵	شبندرہ	۱۲	۱	۱۳
اسلام آباد	۱۵	۱	۱۶	پونچھ	۱۳	۱	۱۴
ہاری پاری گام	۱۶	۲	۱۸	جموں	۱۴	۱	۱۵
پھوہڑ	۱۸	۱½	۲۰	قادیان	۱۵ ۱۲/۷۴	-	-
سری نگر	۲۰ ۱۱/۷۴	۲	۲۲ ۱۱/۷۴	—	—	—	—

اخبار "بدر" کا خاتم النبیین نمبر
مورخہ ۳۱ اکتوبر کو شائع ہوگا۔ انشاء اللہ۔ اور ایک قیمتی مرقع ہوگا